اکابر اصحاب آئمہ علیہم السلام سے تھے حاضر ہوا ابو حمزہ علیہ الرحمۃ نے اوس سے پوچھا
کہ کیا خبر ہے اعرابی نے کہا کہ حضرت صادق علیہ السلام نے انتقال فرمایا ابو حمزہ نے
یہہ خبر وحشت اثر سنتے ہی ایک نعرہ مارا اور بیہوش ہو گئے جب ہوش مین
آئے تو اعرابی سے پوچھا کہ یہہ تو بتاؤ کہ حضرت نے کسے اپنا وصی کیا اعرابی نے
کہا کہ تین شخصونکو وصی کیا کہ وہ عبداللہ اور موسیٰ کاظم اور ابو جعفر منصور ہین
ابو حمزہ یہہ سنکے مسکرائے اور کہا کہ خدا کا شکر کرتا ہون کہ اوسنے حق کیطرف
ہدایت کی اعرابی نے کہا یہہ تمنے کہان سے جانا کہ حق کسکی طرف ہے ابو حمزہ نے
کہا کہ خلیفہ کا وصی کرنا ظاہر ہے کہ محض تقیہ کی راہ سے ہے کہ وہ شقی حضرت کے
وصی کو قتل نکرے اور موسیٰ کاظم علیہ السلام حضرت کے چھوٹے صاحبزادے
ہین اونکو اپنے بڑے بیٹے عبداللہ کے ساتھہ شریک کیا کہ لوگونکو معلوم ہو کہ
عبداللہ امامت کے لایق نہ تھے کسواسطے کہ اگر وہ امامت کی لیاقت رکھتے
ہوتے تو حضرت اونہین پر اکتفا کرتے بڑے بیٹے کے ہوتے ہوئے چھوٹے
صاحبزادے کو اونکے ساتھہ شریک نکرتے پس اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل
وصی جناب موسیٰ کاظم علیہ السلام ہین اور عبداللہ کو آپ کے ساتھہ مصلحتاً شریک
کیا چنانچہ ابن شہر آشوب علیہ الرحمۃ نے ابو ایوب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا ہے
ایک شب منصور دوانقی نے مجھے بلا بھیجا جب مین گیا تو دیکھا کہ وہ شقی کرسی پر
بیٹھا ہے سامنے اوسکے ایک شمع روشن ہے اور ایک خط ہاتھہ مین لیے پڑھہ رہا ہے

یہنے سلام کیا اوسنے وہ خط میرے آگے ڈال دیا اور کہا کہ یہہ خط حاکم مدینہ محمد ابن سلیمان کا ہے اسمین اوسنے جناب صادق علیہ السّلام کے وفات کی خبر لکھی ہے بعد اسکے تین مرتبہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہکے کہنے لگا کہ مثل جناب صادق علیہ السلام کے کہان دنیا مین کوئی ہوسکتا ہے پھر مجھسے کہا کہ حاکم مدینہ کو اِس خط کا جواب لکھو کہ اگر حضرت نے کسی شخص خاص کو وصی کیا ہو تو اوسے بلا کے قتل کر ابوایوب کہتا ہے کہ جب اوس لعین کا خط حاکم مدینہ کے پاس گیا تو اوسنے جواب مین لکھا کہ آپ نے پانچ شخصون کو وصی کیا ہے پہلے خلیفہ کو اور مجھے پھر دونون بیٹونکو کہ وہ عبداللہ اور موسی ہین اور اونکی والدہ ماجدہ حمیدہ کو جب یہہ خط خلیفہ شقی نے پڑہا تو کہا ان سب کو مارنا نچاہیئے تاریخ شہادت بعض قول سے پندرہوین رجب روز دوشنبہ اور اشہر ماہ شوال سال ایک سو اڑتالیس ہجری ہے عمر شریف پینسٹھ ۶۵ برس کی تھی اور بعضون نے اڑسٹھ ۶۸ بھی لکھا ہے جناب امام زین العابدین علیہ السلام کے ساتھ بارہ برس چندروز رہے اور اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ انتیس برس بعد اسکے چونتیس ۳۴ برس خود امامت فرمائی اس حساب سے پینسٹھ ۶۵ برس ہوتے ہین بقیع مین اپنے پدر بزرگوار کے متصل دفن ہوئے حضرت کی شہادت کے بعد منصور لعین نے صدہا سادات شیعہ کو قتل کیا اور صدہا کو دیوارون مین چنوا دیا۔

نوان شعبہ جناب امام موسی کاظم علیہ السلام کے حالمین

اور اوسمین دو شگوفے ہین

پہلا شگوفہ ولادت اور فضائل ہین

وہ جناب ساتوین امام ہین اسم شریف آپ کا موسیٰ اور کنیت ابو الحسن اور ابو ابراہیم ہے اور القاب کاظم اور صالح اور مین ہین اسم شریف والد بزرگوار کا حضرت کے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام ہے اور والدہ ماجدہ آپ کی ام ولدی تھین اور اونکا نام حمیدہ بربریہ بھی تھا ولادت آپکی بنا بر مشہور ابوا مین کہ وہ ایک موضع درمیان مکہ اور مدینہ کے ہے ساتوین ماہ صفر روز یکشنبہ کو سال ایک سو اٹھائیس ہجری مین واقع ہوئی اور بعضون نے انتیسوان سال بھی لکھا ہے صاحب فصول المہمہ اور کشف الغمہ لکھتے ہین کہ شفیق بلخی کہتا ہے کہ سال ایک سو اونچاس ہجری مین مینے مکہ معظمہ کا ارادہ کیا جب قادسیہ مین پہونچا تو دیکھا کہ ایک جوان خوش رو گندم گون ضعیف الاندام عبا پہنے اور نعلین پاؤن مین اہل قافلہ سے علحدہ بیٹھا ہے مجھے گمان ہوا کہ یہہ صوفیہ مذہب ہے اور چاہتا ہے کہ قافلے کے ساتھہ ہو لیجئے ایسا نہو کہ یہہ لوگونکو گمراہ کرے اسکے پاس جا کے ملامت اور سرزنش کیجئے شاید پشیمان ہو جب مین قریب اوسکے گیا تو اوسنے مجھے دیکھ کے کہا یا شفیق اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ یعنی حقتعالیٰ فرماتا ہے

بہت پرہیز کرو ظن سے بہ تحقیق کہ بعض ظن گناہ ہے یہہ کہہ کے وہ میری نظرون
سے غایب ہوگیا مینے اپنے دل مین کہا کہ یہہ خاصان خدا سے ہین کہ میرے
نام اور ما فی الضمیر سے واقف ہوئے پھر دوسری منزل مین دیکھا کہ بکمال خضوع
اور خشوع نماز پڑھتے ہین اور آنکھون سے آنسو جاری ہین مین عفوے تقصیرات
کے قصد سے اونکے قریب گیا جب وہ نماز سے فارغ ہوئے فرمایا یا شفیق
حقتعالٰے نے فرمایا ہے اِنِّی الْغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا
یعنی مین بخشنے والا ہون اوسکا جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور عمل اوسکا
نیک ہو یہہ کہکے وہ روانہ ہوئے اور مین وہین کھڑا رہ گیا دل مین خیال
آیا کہ یہہ شخص ابدال مین ہین کہ دو بار میرے ما فی الضمیر سے آگاہ ہوئے
تیسری منزل مین دیکھا کہ وہ کوئے کی مینڈ پر لوٹا ہاتھہ مین لیئے پانی بھرنیکے
قصد سے کھڑے ہین ناگاہ وہ لوٹا ہاتھہ سے چھوٹ کے کوئے مین گر پڑا
اونہون نے آسمان کیطرف دیکھہ کے فرمایا اَنْتَ رَبِّیْ اِذَا ظَمِاْتُ اِلَی
الْمَاءِ وَقُوْتِیْ اِذَا اَرَدْتُ الطَّعَامَ اَللّٰهُمَّ سَیِّدِیْ اَللّٰهُمَّ
سَیِّدِیْ مَالِیْ غَیْرُهَا فَلَا تَعْدَمْهَا یعنی توہی ہے باعث سیرابی
میری جسوقت پیاسا ہوتا ہون اور توہی ہے باعث میری سیری کا جب
بھوکا ہوتا ہون اے سید میرے سوا اسکے دوسرا نہین رکھتا ہون ایسا
نکر کہ یہہ گم ہوجاے شفیق کہتا ہے کہ میری نگاہ اوسی طرف تھی دیکھا کہ کوئے کا

پانی جوش مین آیا اور بلند ہونے لگا یہان تک بلند ہوا کہ انہون نے لوٹے کو
ہاتھ سے پانی بھرا ہوا نکال لیا اور وضو کر کے چار رکعت نماز پڑھی جب نماز سے
فارغ ہوئے تو کچھ ریگ صحرائی اوٹھا کے لوٹے مین ڈالی اور اوسے حرکت دیکے
پینے لگے مینے جا کے سلام کیا اونہون نے جواب سلام دیا پھر مینے عرض کی کہ
حقتعالے نے یہہ نعمت جو آپ کو عطا کی اپنا چھوٹھا مجھے بھی مرحمت کیجئے کہ میری پیاس
بجھائے اونہون نے فرمایا کہ حقتعالی کی نعمت نے میرے ظاہر اور باطن کو
احاطہ کیا ہے اور اوسکا احسان ہمیر دایم ہے تجھے چاھئے کہ اپنا اخلاص اور عقید
خدا سے درست کر یہہ فرما کے وہ ظرف مجھے عنایت کیا جب مینے اوسمین سے
پیا تو دیکھا کہ شکر اور سویق ہے اوسمین ایسی لذت تھی کہ عمر بھر مینے کسی کھانے
مین نپائی تھی اور ایسی خوشبو کبھی میرے دماغ مین نہ پہونچی تھی اوسے پی کے
سیر اور سیراب ہوا اور مدتون مجھے احتیاج کھانے اور پانی کی نہوئی یہان تک
کہ مین مکہ معظمہ پہونچا صبح کو دیکھا کہ وہ بزرگوار طواف کر کے مسجد سے باہر تشریف
لائے مین بھی پیچھے سے گیا دیکھا کہ آپ کے موالی اور احباب آپ کو گھیرے ہوئے
ہین اور ہر طرف سے لوگ پابوسی کرتے ہین اور حضرت کے قریب جا کے
ہر شخص سلام کرنے مین سبقت کر رہا ہے مینے اونمین مین سے ایک سے پوچھا
کہ یہہ کون بزرگ ہین اوسنے کہا کہ تو نہین جانتا یہہ حضرت موسے ابن جعفر جناب
امام محمد باقر علیہ السّلام کے پوتے ہین مینے کہا کہ الحق اسطرح کے عجایبات ایسے ہی

بزرگون سے ظاہر ہوتے ہین۔

دوسرا شگوفہ شہادت مین

منقول ہے کہ منصور لعین اپنے ایام خلافت مین بظاہر حضرت سے معترض نہوا
بعد منصور کے جب مہدی خلیفہ ہوا اوس شقی نے حضرت کو مدینہ سے بلا کے
عراق مین قید کیا لیکن اکثر معجزات دیکھ کے خائیف ہوا کچھ اذیت نہ پہونچائی
مدینہ رخصت کردیا بعد اسکے ایک سال سے زیادہ ہادی نے خلافت کی وہ بھی
کوئی ایذا نہ دے سکا اوسکے بعد جب ہارون رشید تخت خلافت پہ بیٹھا تو اوس
ملعون نے چاہا کہ خلافت کو اپنی اولاد کے لیئے مستحکم کیجیے کہ سواے میری اولاد کے
دوسرے کو نہو اس خیال سے اوسنے چودہ بیٹون مین سے اپنے تین بیٹون کو
منتخب کرکے پہلے محمد امین کو کہ بڑا بیٹا اوس شقی کا زبیدہ کے بطن سے تھا ولی عہد
کیا اور یہہ امر قرار دیا کہ بعد محمد امین کے عبداللہ مامون خلیفہ ہوا اور اوسکے بعد
قاسم موتمن خلیفہ ہو اور جعفر ابن محمد ابن اشعث کو ابن زبیدہ یعنی محمد امین کے
تربیت کو مقرر کیا یحیی برمکی جو ہارون کا وزیر اعظم تھا خایف ہوا کہ جب ہارون
کے بعد خلافت محمد امین کو پہونچیگی تو وہ اشعث کو اپنا وزیر مقرر کریگا میرے ہاتھ
سے وزارت کا سلسلہ جاتا رہیگا اس خیال سے اکثر جعفر کی برائیان ہارون رشید
کے آگے بیان کیا کرتا تھا یہان تک ہارون رشید سے کہا کہ جعفر شیعہ ہے

اور جناب موسی کاظم علیہ السلام کو امام جانتا ہے اور خمس حضرت کے پاس
بھیجتا ہے یہہ سنکے ہارون لعین حضرت کی فکر ہلاکت مین ہوا ایک روز
ہارون نے یحیی اور چند آدمیونکو بلا کے پوچھا کہ تمہارے نزدیک اولاد
ابوطالب سے کوئی ایسا ہے کہ جس سے امام موسی کاظم کے حالات دریافت
کرون یحیی ملعون نے علی بن اسمعیل کو بتایا اور بعض روایت مین محمد بن
اسمعیل لکھا ہے کہ وہ حضرت کا بھتیجا تھا اور ہمیشہ آپ اوسپر احسانات
کیا کرتے تھے اور حضرت کے پوشیدہ حالات سے وہ زیادہ مطلع تھا ہارون نے
محمد بن اسمعیل کو طلب کا خط لکھا جب حضرت کو یہہ خبر معلوم ہوئی تو اوسکو
بلا کے پوچھا کہ تیرا کہان جانیکا ارادہ ہے اوسنے کہا کہ مین قرضدار ہون
بغداد جانیکا قصد ہے آپ نے فرمایا کہ تیرا قرض ادا کر دیتا ہون اور آیندہ
بھی تیرے اخراجات کا متکفل رہونگا اوسنے قبول نکیا اور کہا کہ آپ کچھہ وصیت
فرمائین حضرت نے ارشاد کیا کہ فقط یہہ وصیت کرتا ہون کہ میرے خون مین شریک
نہونا اور میرے بچون کو یتیم نکرنا پھر اوسنے کہا کہ کچھہ وصیت کیجئے آپ نے
وہی فرمایا جو پہلے ارشاد کیا تھا تیسرے مرتبہ بھی یہی سوال وجواب ہوا پھر
حضرت نے تین سو اشرفیان اور ہزار روپیا اوسے عنایت کیا وہ لیکے
اوٹھہ گیا آپ نے حاضرین مجلس سے فرمایا کہ بخدا یہہ میرے خون مین سعی
کریگا اور میرے فرزندون کو یتیم کریگا لوگون نے عرض کی یا ابن رسول اللہ

جب آپ جانتے ہین کہ اس سے ایسا امر صادر ہوگا تو پھر آپ اسپر کیون
احسان فرماتے ہین حضرت نے فرمایا کہ سچ ہے لیکن میرے آباے کرام نے
جناب رسولخدا سے روایت کی ہے کہ جو شخص اپنے ذوی الارحام کے ساتھ
احسان کرے اور وہ اوسکے عوض مین بدی کرے اور محسن اوسکی بدی کے
باعث اپنے احسان کو قطع کرے تو حقتعالے بھی اپنے رحمت اوس سے
قطع کرتا ہے بلکہ اپنے عذاب مین مبتلا کرتا ہے الغرض جب محمد بن اسمعیل
بغداد پہونچا تو یحیی ملعون نے اوسکو اپنے گھر مین اوتارا اور اوسے تعلیم کیا
کہ جب ہارون کے پاس جانا تو اپنے چچا کے ایسے حالات بیان کرنا کہ جسے
سنکے وہ غصے مین آئے یہہ سکھا کے یحیی اوسے ہارون شقی کے پاس لیگیا
محمد بن اسمعیل نے ہارون کو جا کے سلام کیا اور کہا کہ مینے ایسا نہین دیکھا
ہے کہ ایک زمانے مین دو خلیفہ ہون تو اس شہر مین خلافت کرتا ہے اور
موسی بن جعفر مدینہ مین خلیفہ ہین خلایق اونکو اطراف سے خراج بھیجتے ہین
اور وہ خزانہ اور اسلحہ جمع کرتے ہین ہارون نے محمد اسمعیل کو دو لاکھ درہم
دینے کا حکم کیا وہ بدبخت درہم لیکے اپنے گھر چلا آیا جب گھر پہونچا تو اوسکے
گلے مین ایسا درد ہوا کہ اوسی شب کو ہلاک ہوگیا اور اوس مال سے کوئی
نفع اوسکو نہ پہونچا سال ایک سو اوناسی ہجری مین ہارون لعین نے
حضرت کی ایذا رسانی اور اپنی اولاد کے استحکام خلافت کے قصد سے

حج کا ارادہ کیا اور چارو نطرف فرمان بھیجے کہ علما اور سادات اور اشراف
مکہ معظمہ مین سب حاضر ہون اور اس حکم سے اوسکی یہہ غرض تھی کہ اون سب سے
بیعت لین اور اپنی اولاد کا ولیعہد کرنا تمام خلایق مین مشہور ہو پہلے وہ بیحیا
مدینہ منورہ مین مزار جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گیا اور کہنے لگا کہ یا
رسول اللہ میرے مان باپ آپ پر فدا ہون مین عذرخواہ آیا ہون میرا ارادہ ہے
کہ موسی کاظم علیہ السلام کو قید کرون اسواسطے کہ مین ڈرتا ہون کہ کوئی فساد برپا
نہو جس سے آپ کے امت کی خونریزی ہو دوسرے روز اوس شقی نے فضیل
بن ربیع کو حکم دیا کہ توجا کے حضرت کو جس حال مین ہون پکڑلا اوسوقت وہ جناب
اپنے جد بزرگوار کے مزار پر مشغول نماز تھے فضیل شقی نے اثنائے نماز مین آنکو
گرفتار کیا اور چاہا کہ کشان کشان مسجد سے باہر لائین حضرت مزار سید ابرار کیطرف
متوجہ ہوکے فرمانے لگے یا جدّا جو کچھ ظلم وستم آپ کی امت کے ہاتھون سے
ہم اہلبیت رسالت پر واقع ہوئے اوسکی شکایت کرتا ہون اوسوقت ہرطرف
سے صدائے گریہ و زاری بلند ہوئی جب ہارون لعین کے پاس آپ تشریف
لے گئے اوسنے بہت کلمات سخت اور ناملایم آپ کی شان مین کہے اور
قید کرنیکا حکم دیا اور اپنے ملازمون سے کہا کہ دو محملین تیار ہون اس غرض سے
کہ کسیکو معلوم نہو کہ حضرت کس محمل مین ہین اور کہان گئے الغرض ایک محمل کو
بغداد روانہ کیا اور دوسرے محمل کو جسمین حضرت تھے حسّان کو ساتھ کر کے

بصرے بھیجدیا اور حسّان کو کہہ دیا کہ تو آپ کو بصرے مین لیجاکے عیسی ابن
جعفر کے سپرد کردے اور عیسی اوس ملعون کا بھتیجا تھا اوسنے اپنے مکان کے
ایک حجرے مین کہ جو دیوانخانے سے اوسکے قریب تھا حضرت کو قید کیا
ایک سال تک آپ اوسی مکان مین رہے ہارون لعین نے چند بار عیسی کو
حضرت کے شہید کرنیکو لکھا لیکن وہ جرأت نکرسکا کسواسطے کہ وہ اوس جناب کو
ہروقت سوائے تضرع اور زاری اور مناجات کے کسی کام مین نہ پاتا تھا
ناچار عیسی نے ہارون کو لکھا کہ یہہ امر عظیم مجھسے نہوسکے گا کہ مین ہمیشہ حضرت کے
حالات کا متفحص رہا لیکن سوائے شغل عبادت کے کچھہ ندیکھا اور نہ مینے تجھپر
یا کسی پر نفرین کرتے سنا اگر تو کسی کو میرے پاس بھیجدے تو مین حضرت کو
اوسکے سپرد کردون ورنہ رہا کردونگا یہہ خط ہارون نے دیکھہ کے حضرت کو
بغداد مین طلب کرلیا اور فضیل بن ربیع کے گھر مین قید کیا فضیل کو بھی اکثر
اوس بیحیا نے حضرت کے زہر دینے کو کہا لیکن اوسنے بھی قبول نکیا اور ایک
روایت مین لکھا ہے کہ فضیل بن ربیع کہتا ہے کہ مین ایک روز ہارون
لعین کے پاس گیا تو دیکھا کہ بہت خشمناک تلوار ہاتھہ مین لیئے ہوئے حرکت
دے رہا ہے مجھے دیکھتے ہی کہنے لگا کہ میرے چچیرے بھائی کو اسوقت جلد میرے
پاس لا ورنہ تجھے قتل کرونگا مینے پوچھا کہ کون بھائی ہارون نے کہا کہ حجازی
پھر مینے پوچھا کہ کون حجازی اوس لعین نے کہا کہ موسی کاظم یہہ کہکے کہا کہ

دو کوڑے میرے پاس لا اور دو جلاد کو بلا فضیل کہتا ہے کہ جب مین تازیانے
لایا اور جلاد کو حاضر کیا تو پھر حضرت کے لانے کو گیا اور آپ کے خدمت مین
عرض کی کہ ہارون نے بلایا ہے اور بہت خشمناک ہے اے ابو ابراہیم
عجب نہین کہ عقوبت پیش آوے حضرت نے فرمایا کہ دین اور دنیا کا مالک
خدا ہے اگر وہ بچانا ہے گا تو خلیفہ کچھ صدمہ نہ پہونچا سکے گا یہہ فرماکے آپ نے کوئی
دعا پڑھی اور تین مرتبہ دست مبارک کو سر اقدس پر پھرایا پھر میرے ساتھ
ہارون کے پاس تشریف لائے وہ حیران اور منتظر کھڑا تھا مجھے دیکھ کے
کہنے لگا کہ میرے بھائی کو لایا مینے کہا ہان پھر پوچھا کہ مجھے تو نے غضب مین دیکھکے
او نہین کچھ ڈرایا تو نہین ہے مینے انکار کیا ہارون نے حضرت کو اپنے پاس
بلاکے گلے لگایا اور دامن پر بٹھایا اور خوشبو منگاکے ریش مبارک معطر کی
پھر خلعت فاخرہ اور کیسہ زر ساتھ کر کے رخصت کیا جب امام علیہ السلام
باہر تشریف لیگئے مینے ہارون سے پوچھا کہ تو نے ایسے غضب شدید مین
حضرت کو بلایا تھا اور خلعت و زر دیکے رخصت کیا اسکا کیا باعث ہے
اوس بدبخت نے کہا کہ جب تجھے حضرت کے لانیکو بھیجا تو دیکھا بہت سے آدمی حربہ
لیئے ہوئے میرے گھر کو گھیرے ہین اور کہتے ہین کہ اگر تو نے فرزند رسولخدا کو کچھ
ایذا دی تو تیرے گھر کو کھود کے اولٹ دینگے اس خوف سے مین باز رہا
الغرض جب رشید ملعون نے دیکھا کہ فضیل بن ربیع بھی آپکے شہید کرنے پر

اقدام نہین کرتا ہے تو فضیل بن یحیی برمکی کے گھر مین اوس جناب کو قید کیا اور اوسکو حضرت کے شہید کرنیکی تاکید کی وہ بھی سبقت نکرسکا بلکہ اعزاز اور اکرام سے پیش آتا تھا یہہ خبر سنکے ہارون لعین نے مسرور خادم کو بغداد بھیجا کہ بیخبر فضیل بن یحیی کے گھر مین جائے اور جو اوس جناب کا حال ہو اوس سے مطلع کرے اور عباس بن محمد اور بن شاہک کو خط لکھا کہ جسطرح ممکن ہو حضرتکو شہید کر مسرور لعین بیخبر فضیل بن یحیی کے گھر مین گیا اور حضرت کو خوشحال دیکھ کے عباس بن محمد کو ہارون شقی کا خط دیا اوسنے پڑھ کے فضیل بن یحیی کو بلایا اور سو کوڑے مارنے مسرور نے ساری کیفیت ہارون کو لکھ بھیجی اوسنے اپنی مجلس مین فضیل بن یحیی پر لعنت کی حاضرین نے اوسکی متابعت کی پھر عباس کو لکھ بھیجا کہ تو حضرت کو سندی ابن شاہک کے حوالے کر دے جب یہہ خبر فضیل کے باپ یحیی برمکی کو پہونچی تو اوسنے ہارون سے کہا کہ اگر فضیل نے تیری اطاعت نکی تو مین حاضر ہون یہہ سنکے ہارون بہت خوش ہوا اور حاضرین مجلس سے کہا کہ مینے فضیل بن یحیی پر لعنت کی تھی اب اوسنے توبہ کی اور مین اوسکی تقصیر سے درگذرا تم سب بھی راضی ہو سبنے تصدیق کی پھر یحیی فوراً بغداد آیا اور ظاہر کیا کہ قلعہ بنوانے کو آیا ہون اور سندی ابن شاہک کو بلا کے کہا کہ تو حضرت کو شہید کر اور چند دانے رطب کے کہ اونہین زہر آلودہ کیا تھا سندی ابن شاہک کو دئے کہ جسطرح ممکن ہو حضرت کو کھلا اوس لعین نے

وہ رطب حضرت کو لیجا کے دئے اور مبالغہ سے کھلایا جب کچھہ آپ نے نوش فرمایا
فوراً زہر کے آثار ظاہر ہوئے عمر بن واقد سے روایت ہے کہ تین دن پہلے حضرت نے
مسیب بن زہیر کو کہ ہارون کیطرف سے حضرت پر موکل تھا بلا کے فرمایا کہ اے
مسیب مین آج کی رات مدینہ منورہ اپنے جد بزرگوار کے مزار پر جاؤنگا کہ اپنے
فرزند علی کو وداع آخر اور اپنا وصی اور جانشین کر کے ودائع امامت جسطرح
میرے والد بزرگوار نے مجھے سپرد کیئے تھے مین اونہین سپرد کر آؤن مسیب نے
عرض کی یا ابن رسول اللہ دروازے مقفل ہین اور حارس اور نگہبان دروازے پر
موجود ہین مین کیونکر قفل کھولون اور آپ زنجیر طوق مین مسلسل ہین کسطرح جائینگے
فرمایا کہ تیرا ایمان ضعیف ہے کیا نہین جانتا کہ ہم سب پر اولین اور آخرین کے
دروازے کھلے ہین اسوقت خدا کو اوس نام سے یاد کرونگا کہ جس اسم کے برکت سے
آصف برخیا نے تخت بلقیس کو دو مہینے کی راہ سے منگوالیا تھا مسیب
کہتا ہے کہ یہہ فرما کے حضرت مشغول دعا ہوئے پھر جو مینے مصلے پر نگاہ کی تو اوس
جناب کو نہ دیکھا فقط طوق اور زنجیر رکھی تھی یہہ دیکھہ کے مین نہایت متفکر ہوا
بعد تھوڑی دیر کے دیکھا کہ پھر حضرت اپنے مصلے پر تشریف رکھتے ہین اور طوق و
زنجیر پہن رہے ہین مجھسے فرمانے لگے کہ اے مسیب تین دن کے بعد میری
شہادت ہے بعد میرے علی رضا فرزند کو میرے اپنا آقا اور امام جانیو اور اوسکے
دامن محبت سے ہاتھہ نہ اوٹھانا کہ ہرگز گمراہ نہوگے مسیب کہتا ہے کہ مینے یہہ سنکے

الحمد للہ کہا جب تیسرا دن ہوا میرے آقا نے مجھے طلب فرما کے ارشاد کیا کہ
جس روز کی مینے تجھے خبر دی تھی وہ روز میرے سفر آخرت کا آج ہی ہے جب مین
پانی طلب کرون اور پیون اور زہر کے اثر سے مجھے نفخ ہوا اور میرے اعضا
ورم کرین اور میرا چہرۂ گلگون مائل بزردی ہو پھر مائل بسرخی ہو پھر سبز ہو جائے
اسیطرح میرے چہرے کا رنگ مختلف ہو تو اوسوقت مجھسے کلام نکرنا اور کسیکو
میری وفات کے قبل میرے حال سے مطلع نکرنا مسیب کہتا ہے کہ یہہ سنکے
مین مغموم و محزون منتظر کھڑا تھا کہ بعد ایک ساعت کے آپ نے مجھسے پانی طلب
کیا جب مین پانی لایا تو کچھ پانی نوش فرما کے ارشاد کیا کہ سندی ابن شاہک کو
گمان ہوگا کہ مینے انہین غسل دیا اور کفن پہنایا حالانکہ ایسا ہرگز نہوگا اسواسطے
کہ انبیا اور اوصیا کو سوائے نبی یا اونکے وصی کے دوسرا کوئی غسل نہین دے سکتا
ہے مسیب کہتا ہے کہ ایک لحظہ کے بعد دیکھا کہ ایک جوان خوشرو جسکے
پیشانی مبارک سے سیادت اور ولایت کا نور روشن تھا اور امام موسیٰ کاظم
علیہ السلام سے بہت مشابہ تھا آکے حضرت کے پہلو مین بیٹھا مینے چاہا کہ
حضرت سے اونکا اسم مبارک پوچھون آپ نے بآواز بلند فرمایا کہ مینے تجھے
نہین کہا تھا کہ مجھسے کلام نکرنا یہہ سنکے مین خاموش ہو رہا بعد ایک ساعت کے
حضرت اپنے فرزند دلبند کو رخصت کرکے عالم قدس کو تشریف لیگئے اور امام
علی رضا علیہ السلام میری نظرون سے غائب ہو گئے جب حضرت کے شہادت کی خبر

ہارون لعین کو پہونچی تو سندی ابن شاہک کو آپ کے تجہیز تکفین کا حکم دیا اور چند اشقیا
اوسکے ساتھ غسل وکفن مین مشغول ہوئے مسیب کہتا ہے کہ مین دور سے
دیکھ رہا تھا کہ جو ملعون آپ کو غسل دیتے تھے اون سب کا ہاتھ جسد مبارک سے
لگتا نہ تھا اور وہ سب جانتے تھے کہ ہم غسل دیتے ہین مگر حقیقت مین جناب
امام رضا علیہ السّلام متکفل تجہیز وتکفین تھے لیکن وہ اشقیا حضرت کو دیکھتے
نہ تھے مین دیکھتا تھا جب امام رضا علیہ السّلام اپنے پدر بزرگوار کی تجہیز وتکفین سے
فارغ ہوئے تو میری طرف متوجہ ہوکے فرمایا کہ اے مسیب تجھے لازم ہے کہ میری
امامت مین شک نکرے اور میری اطاعت سے دست بردار نہو مین حجت خدا
اور تیرا پیشوا ہون بعد اسکے اون اشقیا نے امام مسموم کو مقبرہ قریش مین دفن کیا
کہ اب وہ جگہ باسم کاظمین مشہور ہے یہہ واقعہ جانکاہ ایک سو تراسی ہجری مین
ماہ رجب کی پچیسوین تاریخ جمعہ کے روز واقع ہوا اور بعضون نے سال وفات
ایک سو اکاسی اور بعضون نے ایک سو چھیاسی لکھا ہے اور تاریخ وفات بھی
بعض علما نے پانچوین رجب لکھی ہے بنابر مشہور عمر شریف وقت رحلت پچپن
سال کی تھی ازانجملہ اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ بیس برس رہے اور ایام امامت
پینتیس برس ہین

دسوان شعبہ جناب امام علی رضا علیہ السلام کے حالمین
اور اسمین دو شگوفے ہین ۔

پہلا شگوفہ ولادت اور فضائل مین

وہ جناب آٹھوین امام ہین اسم شریف حضرت کا علی ہے اور کنیت ابو الحسن
اور القاب بہت ہین مشہور لقب رضا اور صابر اور رضی ہے اسم شریف
والد بزرگوار کا حضرت کے امام موسی کاظم علیہ السلام ہے اور والدہ ماجدہ
آپ کی ام ولد تھین اور نجمہ تکتم اور ام البنین بھی نام تھا اور بعضون نے
خیزران بھی لکھا ہے سال ایک سو ترپن ہجری مین بروز پنجشنبہ اور بقول
بعض روز جمعہ کو ربیع الاول کی اگیارہوین تاریخ وفات جناب امام جعفر صادق
علیہ السلام کے پانچ برس کے بعد مدینہ منورہ مین آپ کی ولادت ہوئی اور
کلینی علیہ الرحمہ نے سال ولادت ایک سو اڑتالیس ہجری لکھا ہے اور تاریخ
ولادت بھی بعضون نے اگیارہوین ذیحجہ لکھی ہے اور طبرسی علیہ الرحمہ نے
لکھا ہے کہ حضرت جمعہ کے روز اگیارہوین ذیقعدہ کو سن ایک سو ترپن ہجری
مین پیدا ہوئے منقول ہے کہ ملک خراسان مین ایک عورت نے جسکا نام
زینب کذابہ تھا سیادت کا جھوٹھہ دعوی کیا حضرت نے بلا کے فرمایا کہ اگر تو اپنے
دعوی مین صادق ہے تو یہہ مکان جسمین درندے ہین داخل ہو تجھے کچھہ ضرر
نہ پہونچے گا اسلیئے کہ درندون پر بنی فاطمہ کا گوشت حرام ہے اوس کاذبہ نے
بھی اسیطرح حضرت کی شان مین اعادہ کلام کیا اور کہا کہ پہلے آپ ہی تشریف

لیجائین وہ جناب فوراً اوٹھ کے جس مکان مین درندے تھے بے تکلف چلے گئے جانور سب حضرت کے قریب آئے اور قدم مبارک پر سر اور پیشانی ملنے لگے تھوڑی دیر کے بعد آپ باہر تشریف لائے اور اوسکو جانے کو ارشاد کیا وہ راضی نہوئے آپ کے فرمانے سے لوگون نے بجبر و قہر اوسکو اون جانورونکے مکان مین داخل کیا کہ طعمہ درندگان اور لقمہ اجل ہو گئے۔

دوسرا شگوفہ شہادت مین

شہادت کا سبب یہہ ہوا کہ جب مامون ملعون تخت حکومت پر بیٹھا تو ولایت عراق کو حسن بن سہیل کے سپرد کیا اور خود مرو مین اقامت اختیار کی اوس زمانے مین بعض سادات نے دعواے خلافت کیا جب یہہ خبر مامون کو پہونچی تو فضل بن سہیل سے کہ لقب اوسکا ذوالریاستین تھا اور اوس شقی کا وزیر اور مشیر تھا مشورہ کیا بہت فکر کے بعد یہہ صلاح ٹھہری کہ جناب امام علی رضا علیہ السّلام کو مدینہ سے بلا کے اپنا ولیعہد مقرر کیجئے تاکہ سادات میری اطاعت مین رہین پھر چند ملازم مخصوصین کو رجا بن ضحاک کے ساتھہ کر کے مدینہ منورہ بھیجا کہ جناب امام علی رضا علیہ السلام کیخدمت مین جا کے آپ کو خراسان کیطرف آنیکا راغب کرے جب رجا آیا آپ نے جانے سے انکار فرمایا بعد مبالغہ اور اصرار کے ناچار سفر محنت اثر کو اختیار کیا پہلے ضریح جناب رسالتمآب سے

رخصت ہونیکو گئے اور بہت روئے جب پھرے چند قدم کے بعد پھر جاکے
ضریح اقدس سے لپٹ کے روئے اسیطرح کئی مرتبہ رخصت ہوکے آتے تھے
اور پھر جاکے ضریح مبارک سے لپٹ لپٹ کے روتے تھے بعد اسکے اہل وعیال کو
جمع کیا اور اپنی شہادت کی خبر دی الغرض ہر ایک کو وداع کرکے خراسان وانہ
ہوئے جب حضرت طوس مین پہونچے تو پہلے قبر ہارون لعین پر تشریف لیگئے
اور اوسکے قبر کے پہلو مین ایک خط کھینچا اور فرمایا کہ مین نہین دفن ہونگا اور
شیعہ میری زیارت کو یہان آئینگے حقتعالے اونکے مغفرت کریگا اور ہم اہلبیت پر
اونکی شفاعت واجب ہوگی پھر روبقبلہ ہوکے چند رکعت نماز پڑہی اور بعد
نماز کے بہت طولانی سجدہ کیا اور دعائین پڑھین بعد فراغ نماز اور دعا کے
حضرت مرو مین داخل ہوئے مامون لعین نے بظاہر بہت تعظیم اور تکریم کی
اور کہنے لگا کہ یا ابن رسول اللہ مین آپ کو علم اور ورع اور عبادت مین سب سے
اولی اور افضل جانتا ہون میرا یہہ قصد ہے کہ اپنے کو خلافت سے معزول
کرون اور آپ کے سپرد کردون اور خود بیعت کرون حضرت نے فرمایا کہ
کہ خلافت حقتعالی نے تجھے عطا کی ہے تجھے جائز نہین ہے کہ دوسرے کو
بخشے مامون نے کہا کہ یا حضرت آپ کو لازم ہے کہ قبول فرمائین یہہ گفتگو
دو مہینے تک رہے وہ لعین مبالغہ کرتا تھا اور آپ انکار فرماتے تھے جب
کسیطرح آپ نے خلافت قبول نکی تو اوس شقی نے ولیعہد ہونیکی تکلیف دی

اور کہا کہ اسوقت آپ ولیعہد ہون پھر میرے بعد خلافت آپ کا حق ہے
حضرت نے فرمایا کہ مجھے میرے آبائے طاہرین نے جناب سید المرسلین سے
خبر دی ہے کہ مین تیرے پہلے دنیا سے جاؤنگا اور مجھے زہر سے شہید کریگا
ملائیکہ آسمان اور زمین مجھپر روئینگے اور ہارون رشید کے پہلو مین دفن ہونگا
یہہ سنکے وہ بہت رویا اور کہنے لگا کسکی مجال ہے کہ جب تک مین زندہ ہون
آپ کو اذیت پہونچائے حضرت نے فرمایا کہ اگر چاہون تو اوسے بتا سکتا ہون
جو مجھے شہید کریگا یہہ سنکے مامون نے کہا کہ یا ابن رسول اللہ آپ کی ان باتونسے
یہہ غرض معلوم ہوتی ہے کہ ولیعہدی قبول نکرین تا لوگ مجھے تارک دنیا جانین
آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم خداوند عالم نے جبدن سے مجھے پیدا کیا ہے ابتک
جھوٹھ نہین بولا ہون اور مینے ترک دنیا دنیا کیواسطے نہین کیا ہے تیری غرض
جانتا ہون مامون نے کہا کہ میری کیا غرض ہے حضرت نے فرمایا کہ تیری یہہ
غرض ہے کہ لوگ کہین کہ علی بن موسی نے ترک دنیا نہین کیا تھا بلکہ دنیا نے
اونہین ترک کیا تھا اب جو دنیا میسر ہوئی تو بطمع خلافت ولیعہدی قبول کرلی
یہہ سنکے مامون شقی نے غضبناک ہو کے کہا کہ تمہارا ہمیشہ سے یہی حال ہے
کہ جو باتین مجھے ناگوار ہین وہی باتین تم میرے سامنے کہا کرتے ہو اور
میری سطوت کا مطلق خوف تمہین نہین ہے خدا کی قسم میری ولیعہدی
اگر قبول نکروگے تو مین قتل کرونگا حضرت نے فرمایا کہ حقتعالے نے یہہ نہین

فرمایا ہے کہ اپنے کو خود ہلاکے مین ڈالو بہر کیف جب تو اسقدر جبر کرتا ہے تو مجبور اس
شرط سے تیری ولیعہدی قبول کرتا ہون کہ کسیکو معزول اور منصوب نکرون اور نہ کسی
رسم قدیم کو متغیر کرون اور نہ کوئی امر تازہ جاری کرون وہ ملعون اسپر راضی ہوا حضرت نے
ہاتھ آسمان کیطرف اوٹھا کے فرمایا کہ خداوندا تو جانتا ہے اور تجھکو گواہ کرتا ہون
کہ مینے بجبر اختیار کیا ہے مجھ سے مواخذہ نکرنا جسطرح تو نے یوسف اور دانیال
پیغمبرون سے مواخذہ نکیا کہ جسوقت اونہین سنے اپنے حاکم وقت کی جانب سے
حکومت قبول کی تھی خداوندا عہد نہین ہے مگر تیرا عہد اور ولایت نہین ہے مگر
تیری جانب سے پس توفیق دے مجھے کہ تیرے دین کو قایم اور تیرے پیغمبر کی سنت کو
زندہ رکھون بتحقیق کہ تو نیک مولا اور معین ہے الغرض مامون لعین سنے اوس روز
ایک مجلس قرار دی اور تمامی اکابر اور اشراف اور سادات کو طلب کیا اور حضرت کو
اپنے داہنی طرف کرسی پر بٹھایا پہلے اپنے بیٹے کو کہ عباس نام تھا حکم کیا کہ حضرت
سے بیعت کرے جب اوسنے بیعت کی تو سب حاضرین مجلس سنے بیعت کی اوسوقت
مامون لعین نے بہت مال وجواہر تقسیم کیئے اور لشکر کو ایک سال کا مواجب انعام دیا
اور شاعرونکو حکم کیا کہ حضرت کی مدح مین قصیدے کہین شاعرون سنے قصیدے
کہہ کے پڑھے اونہین بھی انعام دیا اور خطیبونکو بھی حکم کیا کہ منبرون پر آپ کے نام سے
خطبہ پڑھین اور حضرت ہی کے نام نامی اور اسم گرامی کا سکہ جاری کیا اور حکم کیا کہ سیاہ پوشی کو
جو بنی عباس کی بدعت ہے لوگ ترک کرین سبز کپڑے پہنین اور اپنے بیٹی

اور کوئی دقیقہ تعظیم اور تکریم کا اوٹھا نہ رکھا اور اپنی مسند پر بٹھایا اور وہی خوشا
انگور کا آپ کے دست مبارک مین دیکے کہنے لگا کہ یا ابن رسول اللہ اس سے
بہتر انگور نہین دیکھے مینے چاہا کہ تنہا نہ کھاؤن آپ نے فرمایا کہ شاید بہشت کے
انگور اس سے بہتر ہون اور عذر کیا کہ اسوقت نہ کھاؤنگا معاف رکھو اوس
ملعون نے بہت مبالغہ سے کہا کہ آپ کو کھانا ہوگا اور نہایت تعجب ہے کہ مین
آپ سے باوجودیکہ اسقدر محبت اور اخلاص رکھتا ہون اوسپر بھی آپ مجھسے
بدگمان ہین یہہ کہکے وہ خوشا حضرت کے ہاتھ سے لے لیا اور چند دانے
اوسمین سے جو زہرالودہ نہ تھے خود زہر مار کیئے باقی حضرت کے دست مبارک
مین دئے جب آپ نے تین دانے نوش فرمائے حال متغیر ہو گیا اوسکی مجلس سے
اوٹھ کھڑے ہوئے ماموں لعین نے کہا کہ یا ابن عم کہان جاتے ہین حضرت نے فرمایا
جہان تو نے بھیجا ہے یہہ فرماکے حضرت بچشم گریان و حزین سر مبارک چھپائے ہوئے
حجرہ طاہرہ کیطرف تشریف لیچلے ابوصلت کہتے ہین کہ حضرت نے پہلے ہی
مجھسے فرمایا تھا کہ اگر مجھے سر برہنہ ندیکھنا تو مجھسے کلام نکرنا تاوقتیکہ مین اپنے گھر مین
داخل ہون باسوجہ سے مینے راہ مین حضرت سے کچھہ کلام نکیا جب آپ دولتخانے
مین تشریف لائے مجھے ارشاد کیا کہ دروازہ بند کر دو اور وہ جناب اپنے بستر پر
لیٹے مین دروازہ بند کر کے حیران و غمگین کھڑا تھا ناگاہ دیکھا کہ ایک جوان خوشرو
خوشخو مشکین مو کہ جنکے پیشانی مبارک سے نور امامت ظاہر تھا اور جناب

امام رضا علیہ السلام سے بہت شبیہ تھے اوس گھر مین تشریف لائے مینے قریب جاکے اونسے پوچھا کہ آپ اِس مکان مین کیونکر تشریف لائے حالانکہ مینے دروازے مستحکم بند کئے تھے فرمایا کہ جس قادر مطلق نے مدینہ منورہ سے مجھے ایک لحظہ مین شہر طوس پہونچایا اوسی نے دربستہ سے اِس مکان مین بھی داخل کیا پھر مینے پوچھا کہ آپ کون ہین فرمایا کہ مین حجت خدا محمد تقی بن علی رضا ہون اپنے پدر مسموم اور مظلوم کے وداع کو آیا ہون یہہ فرماکے جس حجرے مین جناب امام رضا علیہ السلام تشریف رکھتے تھے گئے جب نظر اوس مسموم کی اپنے فرزند معصوم پر پڑی تو اوٹھ کے آغوش مین لے لیا اور اپنے سینے سے لگاکے پیشانی پر بوسہ دیا اور اپنے پاس فرش پر بیٹھایا پھر ودایع حضرت رسالت سپرد فرماکے اسرار امامت اور علوم اولین اور آخرین تعلیم فرمائے ابو صلت کہتا ہے کہ حضرت کا کلام میرے سمجھ مین نہین آتا تھا بعد اسکے دیکھا کہ جناب امام رضا علیہ السلام کے لبہائے مبارک پر کف ہے مثل برف کے سفید اوسے جناب امام محمد تقی علیہ السّلام نے زبان مبارک سے چاٹ لیا پھر ہاتھ اپنے پدر بزرگوار کے سینہ اقدس تک لے گئے اور کوئی چیز مثل عصفور نکال کے بلع فرمائی اوسوقت وہ امام مسموم ریاض جنت مین اپنے آبائے طاہرین کے پاس تشریف لیگئے امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا کہ اے ابو صلت اِس کوٹھری مین سے جاکے پانی اور تختہ لے آ مینے عرض کی کہ کبھی وہان پانی اور تختہ دیکھا نہین ہے فرمایا کہ جو مین کہتا ہون اوسپر عمل کرو تمہین

برہنہ گیا اور قبا کے بند کھولدئے مصیبت زدونکی صورت بناکے روتا ہوا گھر سے
باہر آیا اور اپنی مجلس مین بیٹھکے شرائط تعزیت بجالایا وہانسے سروپا برہنہ بقصد
تجہیز و تکفین حضرت کے حجرے کیطرف گیا جب قریب پہونچا تو اوسکے کانون مین
ایک ہمہمہ کی سی صدا آئی یہہ سنکے ڈر گیا اور مجھسے کہا کہ اے صبیح تو حجرے مین جا
اور اس آواز کی حقیقت دریافت کرکے مجھے مطلع کر صبیح کہتا ہے کہ مین اوس
شقی کے کہنے کے موافق حجرے مین گیا تو دیکھا کہ حضرت عبادت خدا مین مشغول ہین
باہر آکے یہہ حال ماموں سے بیان کیا وہ شقی سنکے نہایت مضطرب ہوا اور اعضا
اعضا اوسکے بید کیطرح کانپنے لگے غلاموںسے کہا کہ تم پر خدا کی لعنت مجھے دہوکھا دیا
پھر میری طرف متوجہ ہوکے کہا کہ اے صبیح تو حضرت کو خوب پہچانتا ہے پھر
جاکے اچھی طرح سے دیکھہ آ صبیح کہتا ہے کہ پھر مین گیا جب قریب در حجرہ پہونچا
حضرت نے مجھے پکارا اے صبیح مینے عرض کی کہ حاضر ہون یہہ کہہ کے مین زمین پر
گر پڑا اور مونھہ اپنا خاک پر ملتا تھا اور زار زار روتا تھا آپ نے فرمایا کہ اوٹھہ کھڑا ہو
خدا تجھپر رحم کرے اور یہہ آیت تلاوت فرمائی يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا
نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ
یعنی ارادہ کرتے ہین کفار کہ بجھائین نور خدا کو اپنے مونہہ سے لیکن حقتعالے
کمال کو پہونچانیوالا ہے اپنے نور کا اگرچہ کراہت رکھتے ہون کافر صبیح کہتا ہے
کہ پہر مین حضرت کیخدمت سے پھر کے ماموں لعین کے پاس آیا تو دیکھا کہ شدت

غضب سے روے نحس اوسکا مثل شب تیرہ سیاہ ہو رہا ہے بیٹے کہا کہ قریب سے جا کے
دیکھہ آیا ہون حضرت عبادت خدا مین مشغول ہین اور جسم مبارک پر کہین زخم کا نشان
بھی نہین ہے یہہ سنکے اوس لعین نے کہا کہ جو امرا اور اعیان مملکت تعزیت کو
آئے ہین اونسے کہہ دو کہ حضرت کو غش تاری ہوا تھا مین یہہ سمجھا کہ اوس جناب نے
انتقال فرمایا الحمد للہ حضرت صحیح ہین ہرثمہ کہتے ہین کہ جب بیٹے یہہ قصہ صحیح سے
سنا حقتعالے کا شکر ادا کیا اور جناب امام رضا علیہ السلام کی خدمت مین
حاضر ہوا حضرت نے مجھے دیکھہ کے فرمایا کہ واللہ ہرگز مجھے انکے کید او رمکر سے
ضرر نہ پہونچیگا جب تک کہ میری اجل موعود نہ آئیگی اور ابو صلت ہروی کی
روایت مین منقول ہے کہ ایک دن جناب امام رضا علیہ السّلام بعد فراغ نماز صبح
محراب عبادت مین بیٹھے تھے کہ مامون لعین کے چند غلام آپ کے بلانے کو
آئے آپ نے کفش پاے مبارک مین پہنے اور دوش اقدس پر ردا ڈال کے
اوس شقی کی مجلس مین تشریف لیگئے ابو صلت کہتا ہے کہ مین بھی حضرت کے
ساتھہ تھا دیکھا کہ چند طبق کہ جسمین انواع اقسام کے میوے تھے اوس شقی کے سامنے
رکھے ہین اور اوسکے ہاتھہ مین ایک خوشا انگور کا تھا کہ جسکے بعض دانون مین
زہر ملایا تھا اور جو دانے کہ زہر آلودہ نتھے رفع تہمت کیواسطے خود کھا رہا تھا جب
اوسکی نظر حضرت پر پڑی تو مشتاقانہ اپنی جگہہ سے اوٹھہ کھڑا ہوا اور آپ کی
گردن مین ہاتھہ ڈال کے درمیان دونو چشم قرۃ العین رسول مقبول کے بوسہ دیے

ام حبیبہ کا عقد حضرت سے کر دیا اور دوسری بیٹی کو جسکا ام الفضل نام تھا جناب
امام محمد تقی علیہ السلام کے ساتھ نامزد کیا اور حسن بن سہیل کی بیٹی سے خود نکاح کیا
الحاصل چند روز ون کے بعد حضرت کے آثار علم و کمال خلایق پر ظاہر ہوتے چلے
اور لوگونکے دلون مین آپ کی محبت مستقر ہونے لگی یہہ دیکھ کے اوس شقی کے
سینہ پر کینہ مین آتش حسد مشتعل ہوئی اور آپ کی فکر ہلاکت مین ہوا منقول ہے کہ
ایک دفعہ علماے یہود اور نصاری اور براہمہ اور مجوس اور دہریہ اور فضلاے
اسلام کو جمع کیا کہ حضرت سے مباحثہ کرین تا کہ انمین سے اگر کوئی آپ پر غالب ہو
تو خلایق کے دلون سے آپ کی وقعت جاتی رہیگی لیکن بوقت مقابلہ سب ملزم ہوئی
اور آپ کی فضیلت کا سبنے اقرار کیا اور بیشتر حضرت بھی لوگونکے سامنے
فرماتے تھے کہ مین بہ نسبت اونکے خلافت اور امامت کے لیئے لایق اور اولی تر
ہون یہہ کلام حضرت کا منافقین جا بجا کے اوس شقی کو پہونچایا کرتے تھے یہی امور
اوس بدبخت کی زیادتی حسد کے باعث ہوتے گئے چنانچہ ابن بابویہ نے
ہرثمہ بن اعین سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا ہے مین ایک روز بقصد ملازمت
جناب امام ضامن ثامن علیہ السلام کی خدمت مین گیا تو صبیح دیلمی کو کہ وہ
مقربان مامون رشید اور موالیان امام سے تھا دیکھا جب صبیح کی نظر مجھپر
پڑی تو مجھے بلا کے اپنے پاس بٹھایا اور کہنے لگا تو خوب جانتا ہے کہ مامون
مجھے امین سمجھتا ہے اور اوسے مجھپر اعتماد ہے کل رات کو اوسنے اپنے غلامونکو

جو اوسکے محرم راز تھے بلایا اور مجھے بھی طلب کیا جب مین گیا تو دیکھا کہ اوسنے اپنی
مجلس مین اسقدر شمع اور مشعلین روشن کی ہین کہ دن معلوم ہوتا تھا اور کچھ تلوارین
زہر آلودہ اوسکے پاس رکھی تھین اوس شقی نے ایک ایک تلوار ہم سب کے ہاتھ مین
دیکے عہد و پیمان لیا کہ جس کام کو ہم حکم کرین عمل مین لاؤ اور میرے راز کو کسی پر ظاہر
نکرو بعد عہد و پیمان حکم کیا کہ تم سب حضرت کے حجرے مین جاکے جس حال مین ہون
اونسے کچھ کلام نکرنا دفعتاً اونہین تلوارون سے ٹکرے ٹکرے کرکے اونکے اعضا کو
ایک دوسرے سے ملا دینا اور تلوار و نکا خون اونہین کے فرش مین پونچھ کے
میرے پاس چلے آنا ہر ایک کو بارہ کیسے درہم علاوہ جاگیر انعام دونگا اور جبتک
زندہ رہونگا تم سب میرے مقربون سے ہوگے صبیح کہتا ہے کہ ہم سب تلوارین
لیکے حضرت کے حجرے کیطرف گئے جب داخل حجرہ ہوئے تو دیکھا کہ آپ
پہلو کے بھل لیٹے ہوئے ہاتھونکو حرکت دیتے ہین اور کچھ پڑھ رہے ہین کہ
وہ میری سمجھ مین نہ آیا مین حجرے کے ایک طرف تلوار کو زمین پر رکھ کے کھڑا
دیکھ رہا تھا کہ غلامون نے جاکے حضرت کے جسم مبارک پر تلوارین مارین لیکن
آپ کے جسم اطہر مین کسیکی تلوار نے مطلق اثر نکیا حالانکہ حضرت زرہ بھی پہنے نہ تھے
کہ وہ مانع اثر شمشیر ہوتی الغرض غلامون نے اپنے دانستہ آپ کو ٹکرے ٹکرے
کرکے جس بستر پر لیٹے تھے اوسی مین جسم مبارک لپیٹ دیا اور مامون کے پاس
جاکے بیان کیا کہ ہمنے تیرے حکم کی تعمیل کی جب صبح ہوئی تو مامون شقی نے سر اپنا

ان باتون سے کیا کام جب مین اوس مکان مین گیا تو تختہ اور پانی مہیا پایا اوٹھا
لایا اور عرض کی کہ غسل دینے مین آپکی کون اعانت کریگا حضرت نے فرمایا کہ ملایکہ
میرے معین ہین مجھے کسی کے اعانت کی احتیاج نہین ہے بہرکیف جب حضرت
اپنے والد بزرگوار کو غسل دے چکے تو پھر فرمایا کہ اوسی مکان سے کفن اور حنوط
لے آؤ مین جا کے لے آیا ہرچند کبھی کفن اور حنوط بھی وہان دیکھا نہ تھا آپ جب کفن
وحنوط سے بھی فارغ ہوئے تو ملایکہ مقربین اور ارواح انبیاے مرسلین کے ساتھ نماز
جنازہ پڑہے بعد نماز کے مجھے ارشاد کیا کہ تابوت لاؤ مینے گذارش کی یا مولا بڑھی کے
پاس جاؤن تو تابوت بنوا لاؤن فرمایا کہ جہان سے کفن اور حنوط لائے تھے تابوت بھی
لے آؤ پھر مین اوس مکان مین گیا تو دیکھا کہ ایک تابوت جسے دست قدرت نے چوب
سدرۃ المنتہی سے بنایا ہے رکھا ہے اوٹھا کے حضرت کی خدمت مین لے آیا آپ نے
لاش مبارک اوسی تابوت مین رکھی اور دو رکعت نماز علحدہ پڑھنی شروع کی ہنوز
نماز تمام نہ کی تھی کہ تابوت زمین سے اوٹھا اور چھت اوس مکان کی شق ہو گئی اور
تابوت آسمان کیطرف بلند ہو کے میری نظروں سے غائب ہو گیا جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے
تو مینے عرض کی کہ یا مولا اگر مامون لعین آ کے حضرت کی لاش کو تلاش کرے تو مین
کیا کہونگا فرمایا کہ خاموش رہ یہہ تابوت جلد پھر آئے گا اے ابو صلت اگر کوئی پیغمبر
مشرق مین رحلت کرے اور وصی اوسکا مغرب مین وفات پائے تو البتہ حقتعالی
اجساد مطہر اور ارواح منور کو اونکی اعلی علیین مین باہدیگر جمع فرماتا ہے ابو صلت

کہتا ہے کہ حضرت مجھسے یہہ باتین کر رہے تھے کہ دفعتاً مکان کی چھت اوسیطرح شق
ہوگئی اور تابوت ظاہر ہوا جناب امام محمد تقی علیہ السلام نے اوٹھہ کے اوس تابوت کو
لیا اور جسد مطہر اوسمین سے نکال کے جس فرش پر حضرت نے انتقال فرمایا تھا لٹا دیا
اوسوقت مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ابھی غسل نہین دیا ہے اور کفن نہین پہنایا ہے
بعد اسکے جناب امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو کہ مامون لعین آتے
اور حضرت نظرون سے غایب ہوگئے جب مینے جاکے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ مامون
مردود غلامونکو ساتھہ لیئے کھڑا ہے جب وہ مکار مکان کے اندر آیا تو رونے لگا اور
اپنے گریبان کو چاک کرکے سر اور سینہ پیٹتا تھا اور نالہ و فریاد کرتا تھا اور کہتا تھا کہ
اے سید اور سردار میرے آپ کے غم نے میرے دلکو دردناک کیا جب داخل
حجرہ ہوا لاش اطہر کے سرہانے بیٹھہ گیا اور ملازمونکو حکم کیا کہ آپ کو تجہیز اور تکفین
کرین اور ہارون لعین کی قبر کے پس پشت حضرت کی قبر کھودین جب لوگ قبر
کھودنے لگے تو ایک پتھر ظاہر ہوا ہرچند اوس پتھر کو چاہا کہ اوس
مقام سے جدا کرین یا توڑ ڈالین لیکن اوس پتھر نے اپنے جگہہ سے نہ حرکت کی
نہ کسی بیلچے وغیرہ سے ٹوٹ سکا اوسوقت حاضرین سے ایک شخص نے
مامون سے کہا کہ تجھے حضرت کی امامت کا یقین ہے یا نہین اوس شقی نے کہا
کہ یقین ہے اوس شخص نے کہا کہ امام کو چاہیئے کہ حیات اور ممات مین سب سے
مقدم ہو یہہ سنکے اوس لعین نے حکم کیا کہ قبر ہارون کے جانب قبلہ آپ کی

قبر کھودین جب وہان کھودنا شروع کیا تو قبر کے سرہانے سے ایک رطوبت ظاہر ہوئی
اور جناب امام رضا علیہ السلام نے ابوصلت حروی کو ان امور سے پہلے ہی مطلع
فرمایا تھا اور فرما گئے تھے کہ جب میرے قبر کھودی جائے اور سرہانے سے رطوبت
پیدا ہو تو یہہ دعا کہ مین تجھے بتا دیتا ہون پڑہنا پانی سے قبر بھر جاگی اور چھوٹی چھوٹی
مچھلیان پیدا ہونگی اور یہہ روٹی مین تجھے دیتا ہون اسے ٹکرے ٹکرے کرکے
پانی مین ڈال دینا اوسوقت ایک بڑی مچھلی پیدا ہوگی اون چھوٹی مچھلیونکو کھاجائی
پھر تو پانی مین ہاتھہ ڈال کے اوسی دعا کو پڑھنا پانی خشک ہوجاگا ابوصلت کہتے
ہین کہ جب طوبت ظاہر ہوئی تو حضرت کے حسب ارشاد مینے وہ دعا پڑھی
بمجرد پڑھنے کے جو جو کچھہ آپ نے فرمایا تھا ظاہر ہوا اور حسب تعلیم مین عمل مین
لاتا گیا آخر مین جب مینے پانی مین ہاتھہ دیکے دعا پڑھی تو کل پانی زمین مین
جذب ہوگیا او قبر خشک ہوگئی مامون لعین یہہ دیکھہ کے نہایت متعجب ہوا
اور کہنے لگا کہ جسطرح جناب امام رضا علیہ السلام حیات مین مجھے امور غریبہ
دیکھاتے تھے اوسیطرح وفات کے بعد بھی حضرت نے اپنی کرامتین مجھپر ظاہر کین
اوسوقت وزراے مامون مین سے ایک نے اوس لعین سے کہا کہ اے خلیفہ
کچھہ تو سمجھا کہ حضرت کی ان کرامتون کے ظاہر کرنے سے کیا غرض ہے اوس شقی نے
کہا کہ مین کچھہ نہین سمجھا وزیر نے کہا کہ حضرت کا مقصود ان کرامتونکے ظاہر کرنے
سے تیرا مستنبط کرنا ہے کہ بنی عباس کی سلطنت کا حال مثل ان چھوٹی مچھلیون کے ہے

کہ باوجود اس کثرت اور اقتدار کے انکا ملک عنقریب جاتا رہیگا حقتعالے ایک
شخص کو ان سب پر مسلط فرمائیگا کہ جسطرح بڑی مچھلی نے چھوٹی مچھلیون کو کھالیا
اوسیطرح وہ شخص بھی تم مین سے کسی کا نام ونشان تک باقی نرکھیگا سب کو برباد
اور نابود کردیگا اور اہلبیت اطہار پر جو کچھ کہ تم سب نے ظلم کیئے ہین حقتعالی اوسکے
ہاتھہ سے اسکا انتقام لیگا یہہ سنکے مامون نے کہا کہ سچ کہا تو نے بعد اسکے لاش اطہر کو
اوسی قبر مین دفن کرکے مع ملازمین اپنے گھر پھر آیا ابوصلت کہتا ہے کہ حضرت کے
دفن ہونے کے بعد مامون لعین نے مجھے بلا کے کہا کہ وہ دعا کہ جسکے پڑھنے سے
قبر کا پانی خشک ہوگیا تھا مجھے بھی بتادے مینے کہا کہ خدا کی قسم مجھے کچھہ یاد نہین ہے
بالکل بھول گیا اوس شقی کو یقین نہوا مجھے قید کیا حالانکہ مینے سچ کہا تھا جب
مجھے قید مین ایک سال گذرا تو مین بہت دل تنگ ہوا ایک شب تا صبح جاگا گیا
اور عبادت اور دعا مین مشغول رہا اور خداوند عالم سے عرض کی کہ خداوندا مجھے
بحق محمد و آل محمد اس قید سے نجات دے میری دعا تمام بھی ہونے نہ پائی تھی
کہ ناگاہ جناب امام محمد تقی علیہ السلام قیدخانے مین تشریف لائے اور فرمایا کہ اے
ابوصلت تو دلتنگ ہوا مینے عرض کی کہ یا حضرت بخدا بہت ملول ہون آپنے
فرمایا کہ اوٹھہ کھڑا ہوا اور مین جسں زنجیر مین مسلسل تھا آپ نے اپنا دست مبارک
اوسپر مارا کہ فورًا وہ زنجیر مجھسے جدا ہوگئی اور حضرت میرا ہاتھہ تھام کے قیدخانے
سے باہر لے آئے ہر چند نگہبان مجھے دیکھتے تھے لیکن کوئی مانع نہوا آپنے مجھے فرمایا

کہ اب تو امان خدا مین چلا جا نہ تو مامون کو دیکھیگا نہ مامون تجھے ابو صلت کہتا ہے
کہ جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا بقول مشہور حضرت کے شہادت صفر کے
مہینے سال دو سو تین ہجری مین واقع ہوئی اور کفعمی علیہ الرحمہ نے سہ شنبہ کا روز صفر کی
سترہوین اور بعضون نے چودہوین لکھی ہے اور بعضون نے آخر ماہ صفر لکھا ہے
اور بنا بر روایت محمد ابن سنان سال دو سو دو ہجری مین حضرت شہید ہوئے اور
بعضون نے سال شہادت دو سو ایک بھی لکھا ہے اور بعضون نے غرہ ماہ رمضان
اور بعضون نے ذیقعد کی بیسوین بھی لکھی ہے اور بقول ابن بابویہ ماہ رمضان
کی اکیسوین تاریخ جمعہ کے روز سال دو سو تین ہجری مین آپ شہید ہوئے
انچاس برس چھہ مہینے زندگانی کی اور ایک روایت سے پچپن سال بھی ثابت
ہوتا ہے اپنے پدر بزرگوار کے ساتھہ انتیس برس دو مہینے رہے اور ایام امامت
بیس برس چار مہینے ہین مزار شریف طوس مین ہے -

گیارہوان شعبہ جناب محمد تقی علیہ السلام کے احوال مین

اسمین دو شگوفے ہین

پہلا شگوفہ ولادت اور فضایل مین

وہ جناب نوین امام ہین اسم شریف حضرت کا محمد اور کنیت ابو جعفر ہے اور

القاب آپ کے بہت ہین مشہور لقب تقی اور جواد ہے ولادت باسعادت حضرت
کی سال ایک سو پنچانوے مین پندرہوین ماہ مبارک رمضان روز جمعہ کو مدینہ منورہ
مین واقع ہوئی سال اور مکان ولادت مین علما کو اتفاق ہے کسی نے اختلاف
نہین کیا ہے لیکن شیخ الطائفہ علیہ الرحمہ نے تاریخ ولادت ماہ رجب کی دسوین
لکھی ہے اور جو دعا کہ ناحیہ مقدسہ جناب صاحب الامر علیہ السلام سے نکلی ہے
وہ اس روایت کی موید ہے والد بزرگوار آپ کے جناب علی رضا علیہ السلام ہین
اور والدہ ماجدہ حضرت کی ام ولد ہین سبیکہ اور سکینہ بھی مشہور تھین اور بعض
علما نے خیزران اور ریحانہ بھی لکھا ہے مشہور یہہ ہے کہ وہ نوبیہ تھین اور بعض
روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ قریسیہ نام تھا اور وہ اقران ماریہ قبطیہ مادر
ابراہیم فرزند رسول مقبول سے تھین ایک حدیث معتبر سے ابن شہر آشوب
علیہ الرحمہ نے حکیمہ خاتون سے کہ وہ حضرت کی پھوپھی تھین روایت کی ہے کہ
وہ فرماتی ہین کہ جب آپکی والدہ بزرگوار کو دردزہ عارض ہوا تو مینے اونھین
ایک طشت پر بٹھایا اور دفعتاً اوس مکان کا چراغ گل ہوگیا یہہ دیکھ کے مین
متردد ہوئی پھر فوراً دیکھا کہ وہ خورشید فلک امامت طالع ہوا اور نازک سا
پردہ آپ کے جسم اطہر کو احاطہ کیئے تھا اور ایسا نور اوس سے ساطع تھا کہ تمام
حجرہ منور ہوگیا کچھ چراغ کی احتیاج باقی نرہی مینے اوس نور کو طشت سے
اوٹھا لیا اور اوس پردے کو جسم اطہر سے دور کیا اور ایک جلسہ پاک میں

آپکو سپیٹ لیا دفعتاً جناب امام علی رضا علیہ السّلام اوس حجرے مین تشریف لائے
اور اوس گوشوارۂ عرش امامت کو مجھ سے لیکے اپنے دست مبارک سے
گہوارہ کرامت مین رکھ کے میرے سپرد کیا اور فرمایا کہ تم اس گہوارے سے جدا
نہونا حکیمہ خاتون فرماتی ہین کہ تین دن کے بعد مین آپ کے گہوارے کو جھلا
رہی تھی کہ دیکھا حضرت نے پہلے آسمان کیطرف نگاہ کی پھر اپنے جانب راست
وچپ نظر کی اور بکمال فصاحت کلمہ شہادتین زبان پر جاری کیا جب مینے یہہ حال
عجیب اپنے نور دیدہ سے مشاہدہ کیا تو گھبرا کے بھائی کیخدمت مین گئی اور
ساری کیفیت بیان کی فرمایا کہ اے بہن ابھی تم نے کیا دیکھا ہے اس سے زیادہ
دیکھو گی اور منقول ہے کہ جب حضرت کے پدر بزرگوار شہید ہوئے تھے تو آپ
مدینہ منورہ مین تشریف رکھتے تھے اوسوقت سن شریف اوس جناب کا نو برس کا
تھا اور بعضون نے سات برس بھی لکھا ہے اکثر شیعونکو حضرت کی امامت مین
باعث کم سن ہونے کے تامل تھا اوس سال بہت سے علما اور افاضل اور اشراف
شیعہ حج کو آئے تھے مناسک حج سے فارغ ہوکے آپ کی خدمت بابرکت مین سب
حاضر ہوئے اور بہت سی کرامتین اور معجزے کہ جو آپ کے علم اور فضل پر دلالت
کرتے تھے مشاہدہ کیئے اور زنگ شک اپنے آئینہ دلون سے دور کیا چنانچہ کلینی
علیہ الرحمہ اور اکثر علما نے روایت کی ہے کہ لوگون نے ایک مجلس مین پے درپے
تیس ہزار مسئلے مشکل آپ سے پوچھے اور سب کا جواب شافی دیا آخر سب نے

آپ کی امامت کا اقرار کیا صاحب کشف الغمہ نے علی بن خالد سے روایت کی
ہے وہ کہتا ہے کہ سامرّہ مین مینے سنا کہ ایک مرد کو جسنے دعواے نبوت کیا ہے
شام سے طوق اور زنجیر مین مقید کرکے اوسے یہان لے آئے ہین مین بھی دیکھنے کو
گیا تو اوس مرد کو فہیم اور صاحب عقل سلیم پایا اوس سے گرفتاری کا سبب پوچھا
اوسنے بیان کیا کہ شام مین ایک مکان ہے اوسمین سر اقدس جناب سید الشہدا
علیہ السلام کو رکھا تھا اب وہ محل استجابت دعا ہے اوس مکان مین مینے مجاورت
اختیار کی تھی اور عبادت خدا کیا کرتا تھا ایک شب اوس مکان کے محراب مین
مشغول ذکر خدا تھا کہ ایک شخص ظاہر ہوا اور اوسنے مجھے کہا کہ اوٹھ میرے ساتھ
چل جب مین چند قدم ساتھ گیا تو اپنے کو مسجد کوفہ مین دیکھا اوس شخص نے پوچھا
کہ اس جگہہ کو پہچانتا ہے مینے کہا کہ مسجد کوفہ ہے اوسنے دو رکعت نماز پڑھی مینے
بھی موافقت کی پھر وہانسے باہر آکے چند قدم ساتھ گیا تو اپنے کو مدینہ کی مسجد مین
پایا اوس شخص نے وہان بھی دو رکعت نماز پڑھی اور مزار سید ابرار کی زیارت کی
مین بھی اوسکی برکت سے نماز پڑھ کے زیارت سے مشرف ہوا پھر وہان سے
باہر آکے چند قدم جو مین ساتھ گیا تو اپنے کو مسجد الحرام مین پایا اوسکے ساتھ
مینے بھی طواف کیا اور نماز پڑھی وہانسے پھر جو ساتھ چلا تو چند قدم کے بعد اپنے
مکان مین پہونچا اور وہ شخص میری نظر سے غائب ہو گیا مجھے کمال حیرت ہوئی
اور ہمیشہ اسی خیال مین رہتا تھا کہ پھر اوس بزرگ سے ملازمت ہو بعد

ایک سال کے پھر اوسی مکان مین رات کو وہی بزرگوار ظاہر ہوئے اور پھر مجھے رفاقت کا
حکم کیا بعینہ مثل سال گذشتہ کے کل امور ظہور مین آئے جب مجھے میرے مکان پر
پہونچادیا اور چاہا کہ غائب ہون مینے گذارش کی کہ بحق اوس خدا کے جسنے تمہین
یہہ قدرتین عطا کین ہین اپنا نام بتائے فرمایا کہ مین محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر ہون
الغرض جب صبح ہوئی تو مینے یہہ حال لوگون سے بیان کیا رفتہ رفتہ یہہ خبر والی شام کو
پہونچی اوسنے مجھے گرفتار کرکے عراق بھیج دیا مینے ہرگز دعواے نبوت نہین
کیا تھا فقط یہہ تہمت میری ایذا رسانی کیواسطے ہے علی بن خالد نے کہا کہ مجھے
حاکم سے تعارف ہے اگر تیری مرضی ہو تو پہلے مفصل تیرا قصہ حاکم سے بیان کردن
اور کہون کہ یہہ سب لوگونکا فقط بہتان اور محض تہمت ہے امر واقعی یہہ ہے
کہ جو مینے تجھسے بیان کیا پھر تیری رہائی مین سعی کرون یہہ سنکے اوس شخص نے کہا
تجھے اختیار ہے علی بن خالد کہتے ہین کہ مینے اپنے گھر آکے ایک عرضداشت
حاکم کو لکھی اور اوسمین تمام حقیقت حال اوس شخص کی درج کرکے حاکم کے پاس
بھیجدی اور مجھے امید تھی کہ حاکم اس عرضداشت کو دیکھکے اوس مقید کی
رہائی کا حکم دیگا لیکن وہ عرضداشت واپس آئی اور اوسکی پشت پر لکھا تھا کہ اوس
شخص سے کہدو جو تجھے ایک شب مین کوفے سے مدینہ اور مدینہ سے مکہ معظمہ
اور مکہ سے شام لیگیا تھا وہی تجھے قید سے بھی چھوڑائیگا علی بن خالد کہتا ہے
کہ جب مینے یہہ جواب عرضی کا دیکھا تو مجھے اوسکے حال پر رونا آیا اور تمام شب

اندوہ و ملال مین بسر کی صبح کو اِس قصد سے گھر سے چلا کہ مینے اوس سے رہائی کا
وعدہ کیا تھا وہ منتظر ہو گا قیدخانے تک جا کے اوسے تشفی اور دلاسا دیکے
امر بصبر کرون اور الم انتظار سے نجات دون جب در زندان تک پہونچا
تو دیکھا کہ خلایق کی کثرت ہے اور حافظان زندان متحیر کھڑے ہین اوس
شخص کا حال جو پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ مرد شامی جسنے دعوائے نبوت کیا تھا
قیدخانے سے غائب ہو گیا فقط طوق و زنجیر پڑی ہے اور کسی کو کچھ خبر نہین
کہ وہ کہان گیا یہہ سنکے مجھے کمال تعجب ہوا اوسوقت تک مین زیدی مذہب تھا
لیکن اس حال کے سنتے ہی مجھے یقین ہوا کہ یہہ امام کا معجزہ ہے اوسیوقت
میرا اعتقاد اول جاتا رہا بلکہ بارہ اامامونکی امامت کا اعتقاد ہوا اور یہہ معجزہ
میری ہدایت کا باعث ہوا بعد ایک سال کے مین شام گیا اوس مرد سے
ملاقات ہوئی مینے رہائی کا سبب پوچھا تو اوسنے بیان کیا کہ اوسے شب کو وہی
بزرگوار کہ جو مجھے سابق دو مرتبہ اپنے ساتھ کوفے اور مکہ اور مدینہ لیگئے تھے
زندان مین تشریف لائے اور میرا ہاتھ تھام کے باہر لیگئے مین پاسبانون کو
دیکھتا تھا اور مجھے کسی نے نہ دیکھا۔

دوسرا شگوفہ شہادت مین

جب لوگون نے مامون ملعون کو بعد شہادت جناب امام علی رضا علیہ السلام

ہدف تیر لعنت وملامت کیا تو اوس شقی نے چاہا کہ اپنے کو اِس
جرم سے کسیطرح بری کیجئے چندے کے بعد جب وہ خراسان سے بغداد مین آیا
تو جناب امام محمد تقی علیہ السلام کو خط لکھہ کے باعزاز واکرام طلب کیا حسب طلب
جب حضرت داخل بغداد ہوئے قبل اسکے کہ مامون سے ملاقات ہو ایک روز
وہ لعین بقصد شکار سوار ہوا راہ مین کچھ لڑکے کھڑے تھے اوسوقت وہ جناب
بھی اوس جگہہ تشریف رکھتے تھے اور لڑکے سب مامونکی سواری دیکھ کے
پراگندہ ہو گئے لیکن حضرت وہان کھڑے رہے جب مامون لعین حضرت کے
قریب پہنچا اور آپ کی پیشانی مبارک سے انوار امامت اور آثار جلالت
مشاہدہ کیئے تو گھوڑے کی باگ روک لی اوسوقت آپ کا سن شریف گیارہ
برس کا تھا مامون لعین نے پوچھا کہ سب لڑکے مجھے دیکھ کے بھاگ گئے تم
کیون کھڑے رہے حضرت نے فرمایا کہ اے خلیفہ رستا تنگ نہ تھا کہ مین یہان سے
ہٹ جاتا اور کوئی خطا بھی نہ کی تھی کہ خوف سے بھاگتا اور یہہ بھی گمان نہین ہے
کہ تو کسی کو بے جرم معرض عقوبت مین لائے پھر کیون مین علحدہ ہوتا مامون شقی
حضرت کی یہہ باتین سن کے متعجب اور مشاہدہ حسن وجمال سے متحیر ہوا اور پوچھا
کہ آپکا کیا نام ہے فرمایا محمد تقی پھر اوس لعین نے پوچھا کہ آپ کے پدر بزرگوار کا
کیا نام ہے ارشاد ہوا کہ علی رضا چونکہ جناب امام رضا علیہ السلام کو اوسی شقی نے
شہید کیا تھا اوس امام مظلوم کا اسم مبارک سنتے ہی بہت منفعل ہوا او

بیساختہ درود پڑھنے لگا پھر وہانسے آگے روانہ ہوا جب صحرامین پہونچا
تو باز کو دراج پر چھوڑا دراج تو اوڑ گیا اور باز عرصے تک نظر سے غائب رہا
دیر کے بعد ایک چھوٹی مچھلی اپنے پنجے مین لے آیا اوسوقت تک وہ مچھلی
زندہ تھی یہہ دیکھ کے مامون کو حیرت ہوئی اور اوس مچھلی کو اپنی مٹھی مین
چھپائے ہوئے پھرا جب اوس مقام پر پہونچا کہ جہان پہلے حضرت سے
ملاقات ہوئی تھی دیکھا کہ بدستور اول اور لڑکے سب سواری اوسکی دیکھکے
بھاگ گئے اور حضرت وہین کھڑی رہی قریب آکے آپ سے پوچھا کہ اے محمد
میرے ہاتھ مین کیا ہے آپ نے الہام غیبی سے فرمایا کہ حقتعالےٰ نے بہت سے
دریا خلق کیئے ہین اور اوس سے ابر بلند ہوتا ہے اور چھوٹی چھوٹی مچھلیان
ابر کے ساتھ کھیچ جاتی ہین بادشاہونکے باز اونہین شکار کرتے ہین اور بادشا
اوسے ہاتھ مین چھپاکے برگزیدگان خاندان نبوت کا امتحان کرتے ہین جب
یہہ مامون لعین نے سُنا تو کہنے لگا کہ بیشک آپ فرزند امام رضا علیہ السلام ہین
وہان سے حضرت کو باعزاز و اکرام اپنے ساتھ لے گیا اور قصد کیا کہ اپنی بیٹی
ام الفضل کو آپ کے نکاح مین دے یہہ خبر سُنکے بنی عباس اوسکے پاس جمع
ہوئے اور کہنے لگے کہ بنی عباس کی خلافت اب مستحکم ہوئی ہے تو اس دولت کو
کیون چاہتا ہے کہ اولاد علی مین جائے حالانکہ ہمارے اونکے خاندان سے
اہلبیتم سے عداوت چلی آتی ہے جب تو نے امام رضا علیہ السلام کو ولیعہد

کیا تھا اوسوقت بھی یہہ امر ہمارے دلون پر بہت شاق تھا جب وہ شہید ہوئے
تو ہم سب مطمین ہوئے مامون نے کہا کہ یہہ عداوت خاندان علی ابن ابیطالب
علیہ السلام کیطرف سے نہ تھی بلکہ تمہاری بزرگونکی طرف سے تھی اگر تم لوگ اونکی خلافت
غضب نکرتے تو تمہارے اونکے درمیان مین کیون عداوت ہوتی بیشک یہہ
ہم سے زیادہ خلافت اور امامت کے سزاوار ہین عباسیون نے کہا کہ یہہ
ابھی لڑکے ہین اور علم و کمال حاصل نہین کیا ہے اگر یہی تجھے منظور ہے
تو چندے صبر کر کہ یہہ علم و کمال حاصل کرلین بعد اسکے عقد کر دینا مامون نے
کہا کہ تم سب نہین جانتے ہو انکا علم خدا کی جانب سے ہے تعلیم پر موقوف
نہین ہے اگر تمہین شک ہو تو جو عالم اس زمانے مین موجود ہین سب کو
جمع کرو کہ انسے مباحثہ کرین سبنے یحیی ابن اکثم کو کہ اونکے علما مین سب سے
عالم اور بغداد کا قاضی تھا تجویز کیا مامون لعین نے ایک مجلس معین کی
اور اوس مجلس مین یحیی اور کل علما اور امرا کو جمع کیا مباحثہ کیوقت حضرت کا
علم اور فضل اسقدر ظاہر ہوا کہ کل مخالف اور موافق نے آپ کی فضیلت کا اقرار
کیا اور عباسیونکو کوئی اعتراض کی جگہہ باقی نرہی اوسیوقت مامون نے ام الفضل کا
نکاح حضرت کے ساتھ کردیا اور بہت زر و مال خواص و عوام پر تقسیم [illegible] رہدنو
اپنے پاس حضرت کو بہت اعزاز اور اکرام سے رکھا لیکن ام الفضل ملعونہ کو آپ سے
موافقت ہوتی نہ تھی اسلیئے کہ حضرت اور کنیزونکی طرف رغبت فرماتے تھے

اور جناب امام علی النقی علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کو اوسپر ترجیح دیتے تھے اس امر کی بار ہا اوس ملعونہ نے مامون شقی سے شکایت کی لیکن چونکہ آپ کے والد بزرگوار پر ظلم عظیم کرچکا تھا حضرت سے تعرض کرنا نامناسب جانکے اوسکی شکایتین گوش زد نکرتا تھا سید ابن طاؤس اور صاحب کشف الغمہ نے حکیمہ خاتون دختر جناب امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتی ہین کہ مین بعد از وفات اپنے بھائی کے ایک دن ام الفضل کے دیکھنے کو گئی اوسنے پہلے آپ کے صفات مرضیہ بیان کئے پھر بہت روئی اور کہنے لگی کہ اے پھوپھی اگر آپ کہین تو مین ایک عجیب حکایت سے آپ کو مطلع کرون کہ مثل اوسکے کبھی نہ سنی ہوگی مینے کہا بیان کرو ام الفضل نے کہا کہ مین ایک روز اپنے گھر مین بیٹھی تھی کہ ناگاہ ایک عورت خوبصورت خوش محاورہ میرے دیکھنے کو آئی مینے اوس سے پوچھا کہ تو کون ہے اوسنے کہا کہ مین اولاد عمار یاسر سے اور زوجہ ابو جعفر محمد بن علی ہون مینے اوسکے سامنے اپنے کو ضبط کیا کچھ نبولی چپکی ہو رہی جب وہ چلی گئی تو مجھے بہت غیرت آئی اور ایسا حسد ہوا کہ مین ضبط نکرسکی اوس روز شام تک رنج و تعب مین رہی جب نصف شب گذری تو گریان اور نالان اپنے باپ مامون کے پاس گئی اور حقیقت حال بیان کرکے کہا کہ حضرت میرے سرپر عورتین بلاتے ہین اور جب مین کچھ کہتی ہون تو مجھے اور تجھے اور عباسن کو اور تمامی تیرے بزرگونکو دشنام

دیتے ہین مامون اوسوقت شراب کے نشہ مین بیہوش تھا میرا کلام سنکے
غصے مین اوٹھہ کھڑا ہوا اور تلوار اوٹھا کے مع چند خدام حضرت کے دولتخانے
مین گیا وہ جناب خواب مین تھے اپنے دانستہ حضرت کو تلوار سے ٹکڑے
ٹکڑے کر کے اپنے گھر پھر آیا اوسوقت مین اپنے گفتار اور کردار سے بہت
شرمندہ ہوئی اور سر اور موہنہ پر خوب طمانچے مارے اور ایک گوشے مین
جا کے سو رہی جب صبح ہوئی تو ایک خادم نے جسکا یاسر نام تھا مامون سے
کہا کہ آج کی شب تجھسے عجب حرکت صادر ہوئی اوسنے متعجبانہ پوچھا کہ کیا یاسر نے
ساری کیفیت بیان کی سنتے ہی مامون اپنا سر پیٹنے لگا یہان تک کہ بیہوش
ہو گیا جب ہوش مین آیا تو یاسر سے کہا کہ تو جلد جا کے خبر لا کہ حضرت کا کیا حال
ہے یاسر کہتا ہے کہ جب مین گیا تو دیکھا کہ آپ نہر کے کنارے بیٹھے ہوئے
مسواک کر رہے ہے مینے سلام کیا آپ نے جواب سلام دیا پھر میرا قصد ہوا کہ
آپ سے کچھہ باتین کرون مگر حضرت نماز پڑھنے لگے مین دوڑا ہوا مامون کے
پاس آیا اور اوسے بشارت دی کہ ابو جعفر نماز پڑھتے ہین اور صحیح وسالم ہین
مامون نے سجدہ شکر کیا اور ہزار دینار مجھے عطا کیے اور بیس ہزار دینار
دے کے مجھے کہا کہ یہہ دینار تو لیجا کے حضرت کو دے اور میری طرف سے
سلام کہنا [illegible] وہ دینار مین حضرت کیخدمت مین لایا تو چاہا کہ کسیطرح
آپ کے جسم مبارک کو دیکھون کہ آیا کہین تلوار کے زخم کا نشان ہے

یا نہین مینے عرض کی یا ابن رسول اللہ یہہ پیراہن جو آپ پہنے ہین اگر مجھے عنایت
فرماتے تو مین تبرکاً اسے اپنے کفن کے واسطے رکھتا آپ نے وہ پیراہن اپنے
جسم مبارک سے اوتار کے مجھے عنایت کیا اور فرمایا کہ میرے اوسکے یہی شرط تھی
مینے کہا کہ فدا ہون آپ پر یا مولا اوسے مطلق خبر نہین ہے اور اپنے فعل سے
نہایت پشیمان اور شرمندہ ہے حضرت یہہ فرماتے تھے اور مین آپ کے جسم
مبارک کو غور سے دیکھہ رہا تھا لیکن کہین زخم کا نشان نہ پایا وہانسے پھر کے
مامون کے پاس آیا اور سب کیفیت بیان کی اوسنے وہ تلوار بھی جو رات کو
لیگیا تھا حضرت کو بھیج دی ام الفضل کہتی ہے کہ پھر مامون نے مجھے بلا کے
کہا کہ اگر کبھی کوئی حرف بھی شکوہ امیز تو حضرت کے حق مین مجھسے کہے گی تو
سوائے تیرے قتل کے مین راضی نہونگا اور خود مامون حضرت کیخدمت مین
گیا اور آپ کو گلے سے لگا لیا آپ نے اوسے ترک خمر کی نصیحت کی وہ حضرت کے
ہاتھہ پر تائب ہوا پھر حضرت نے اوسے ایک دعا بتا دی اور فرمایا کہ رات
اسی دعا کی برکت سے مجھے کچھہ آسیب نہ پہونچا شیخ مفید اور اکثر علما نے
روایت کی ہے کہ جب وہ جناب مامون کی صحبت سے منزجر ہوئے تو
اوس شقی سے رخصت ہو کے پہلے مکہ معظمہ تشریف لائے وہانسے مدینہ منورہ
مین آکر سکونت اختیار کی سال دوسو اٹھارہ ہجری مین مامون لعین اصل جہنم
ہوا اوسکے بعد بھائی اوسکا معتصم خلافت کو غصب کر کے تخت سلطنت پہ بیٹھا

جب معتصم ملعون نے اوس جناب کے معجزات اور علم اور کمال کا شهره سُنا تو آتش حسد اوسکے کانون سینے مین مشتعل هوئی وه شقی بهی حضرت کی فکر ہلاکت مین هوا اور آپ کو مدینہ طیبہ سے بغداد مین طلب کیا جب حضرت نے بغداد کی روانگی کا قصد کیا تو جناب امام علی نقی علیہ السلام کو اپنا وصی اور جانشین کیا اور کل انبیا اور اوصیا کے تبرکات آپکو سپرد فرماکر اپنے اصحاب خاص کو آپ کی امامت سے مطلع کیا اور خود آماده شهادت هوکے اپنے فرزند دلبند کو رخصت فرماکے بغداد تشریف لے گئے اٹھائیسوین تاریخ محرم کی سال دوسو بیس هجری مین آپ داخل بغداد هوئے معتصم ملعون نے اوسی سال حضرتکو شهید کیا اور راس بابویہ اور بعض علمانے لکھا ہے کہ واثق باللہ جو بعد معتصم کے خلیفہ هوا تھا اوسنے آپ کو شهید کیا اور عیون المعجزات مین حضرت کے شهادت کا سبب اسطرح لکھا ہے کہ جب آپ بغداد مین پہونچے تو معتصم ملعون یہہ جانتا تھا کہ ام الفضل حضرت سے منحرف ہے اوس ملعونہ کو بلا کے آپ کے زہر دینے پر راضی کیا اور زہر اوسے دیا کہ حضرت کو کھلائے وه ملعونہ انگور رازقی اوسے زہر سے آلوده کرکے آپ کے پاس لائی جب حضرت نے اوسمین سے نوش فرمایا فوراً جسم مبارک پر آثار زہر ظاهر هوئے وه ملعونہ یہہ کیفیت دیکھکے اپنے کردار زشت سے پشیمان هوکے رونے لگی حضرت نے فرمایا کہ اے ملعونہ مجھے قتل کرکے تو روتی ہے خدا کی قسم ایسے بلا مین

مبتلا ہو گی کہ جو علاج پذیر نہو اور اوس مرض مین گرفتار ہو گی کہ جو تیری
رسوائی کا باعث دنیا اور آخرت مین ہو گا چنانچہ منقول ہے کہ حضرت کی
شہادت کے بعد معتصم نے اوس ملعونہ کو اپنے حرم مین داخل کیا چند
روز ون مین اوسکے اندام نہانی مین ناسور ہوا ہر چند طبیبون نے علاج کیا
لیکن مفید نہوا ناچار اوس شقی کے گھر سے نکلی جو کچھ نقد و جنس اوسکے پاس
تھا وہ بھی دوا مین صرف کیا کچھ فائدہ نہوا یہان تک پریشان حال ہوئی
کہ بھیک مانگتی پھرتی تھی آخر بدترین حال سے واصل جہنم ہوئی اور عیاشی
علیہ الرحمہ نے اپنی تفسیر مین بعد ایک روایت طولانی کے آپ کی شہادت کا
حال اسطور پر لکھا ہے کہ معتصم ملعون نے آپ کی دعوت کی اور چاہا کہ حضرت میرے
گھر آکے کھانا نوش فرمائین ہر چند حضرت نے انکار فرمایا لیکن اوس شقی نے
باسرار تمام آپ کو راضی کیا حضرت اوسکے گھر تشریف لے گئے جب کھانا
تناول فرمایا اوسیوقت زہر کا اثر آپ کے گلوے مبارک مین ظاہر ہوا فوراً
اوٹھ کھڑے ہوئے ہر چند وہ شقی مانع ہوا حضرت نے نہ مانا فرمایا کہ جو امر
تو نے میرے ساتھ کیا اگر مین تیرے گھر مین رہون تو تیرے لیے بہتر نہوگا پھر دولتسرا
وہ جناب دولتخانے تشریف لائے اوس زہر کا اثر تمام جسم مبارک مین پھیل گیا
اور روح اقدس گلشن جنت کیطرف روانہ ہوئی اور بصائر الدرجات مین
حضرت کے برادر رضاعی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے مین کہ جب بیمار مین

جناب امام محمد تقی علیہ السلام بغداد مین تشریف رکھتے تھے مین ایک دن مدینہ منورہ
مین جناب امام علی نقی علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا اوسوقت حضرت کا سن
بہت کم تھا ایک تختے سامنے رکھے ہوئے کچھ پڑھ رہے تھے یکایک دیکھا
کہ حضرت کا حال متغیر ہوا اوٹھکر گھر مین تشریف لے گئے کے رونے کی
آواز گھر سے بلند ہوئی بعد ایک ساعت کے آپ باہر تشریف لائے مینے
رونے کا باعث پوچھا فرمایا کہ اسیوقت میرے والد بزرگوار نے دار فانی سے
انتقال کیا مینے کہا یا ابن رسول اللہ کیونکر معلوم ہوا فرمایا کہ اسوقت حقتعالے
کے اجلال اور عظمت سے مجھے ایک ایسی حالت عارض ہوئی کہ اسکے پہلے
کبھی یہہ کیفیت اپنے مین نہ پائی تھی اسوجہ سے مینے جانا کہ میرے والد بزرگوار
نے انتقال فرمایا اور امامت میری طرف منتقل ہوئی بعد چندے کے معلوم ہوا
کہ جناب امام محمد تقی علیہ السلام نے اوسی ساعت مین انتقال فرمایا تھا کہ
جسوقت جناب امام علی نقی علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار کے انتقال
کی خبر بیان فرمائی تھی اور احادیث مین وارد ہے کہ وہ جناب معجزے سے
بغداد تشریف لے گئے اور اپنے پدر بزرگوار کو غسل و کفن دیکے دفن کیا
اور اوسی روز مدینہ مین پھر آئے بروایت مشہور شہادت حضرت کی آخر ماہ
ذیقعدہ سال دوسو بیس ہجری مین واقع ہوئی اور بعضون نے روز شنبہ
ماہ ذیحجہ کی چھٹیں لکھی ہے اور بعضون نے لکھا ہے کہ ذیقعدہ کی گیارہوین تاریخ

سہ شنبہ کے روز آپ شہید ہوئے ایام زندگانی پچیس برس دو مہینے سے
چند روز زیادہ ہین اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ سات برس چار مہینے
دو روز رہے اور ایام امامت بیس روز کم اٹھارہ برس ہین بغداد مین
جد بزرگوار جناب امام موسی کاظم علیہ السلام کے پہلو مین دفن ہوئے

بارہوان شعبہ جناب امام علی نقی علیہ السلام کے حالمین

اور اسمین دو شگوفے ہین

پہلا شگوفہ فضائل اور ولادت مین

وہ جناب دسوین امام ہین اسم شریف حضرت کا علی اور کنیت ابو الحسن
اور مشہور لقب نقی اور ہادی ہے والد بزرگوار اوس جناب کے حضرت امام
محمد تقی علیہ السلام ہین اور والدہ ماجدہ آپ کی سمانہ مغربیہ تھین ولادت آپکی
بقول مشہور سال دو سو بارہ اور بعضون کے قول سے سال دو سو چودہ
ہجری مین پندرہوین ذیحجہ کو واقع ہوئی اور ایک روایت سے ستائیسوین
ذیحجہ بھی ثابت ہوتا ہے اور بروایت ابن عباس ذیحجہ کی دوسری یا پانچوین
سہ شنبہ کے روز حوالی مدینہ منورہ مین کہ اوس مقام کو صربا کہتے ہین حضرت
پیدا ہوئے اور ملا اردبیلی علیہ الرحمہ نے سال اور ماہ اور مکان ولادت
دو سو چودہ ہجری رجب کا مہینا مدینہ منورہ لکھا ہے اور بعض روایت سے

آپکی ولادت جمعہ کے روز بھی ثابت ہوتی ہے منقول ہے کہ ایک روز ابی ہاشم
جعفری جناب امام علی نقی علیہ السلام کی ملازمت کے قصد سے چلا اثنائے راہ مین
دیکھا کہ حضرت بیٹھے ہوئے حدیثین بیان فرماتے ہین وہ بھی بیٹھ گیا اور اپنی پریشانی کا
حال بیان کیا آپ نے ایک مشت ریگ اوٹھا کے عنایت کی اور فرمایا کہ اس سے
اپنی اوقات بسر کرنا وہ لیکے اپنے گھر آیا تو دیکھا کہ سونے کی طرح درخشندہ ہے
ایک زرگر کو بلا کے کہا کہ اسکو گلا دے وہ دیکھ کے کہنے لگا کہ ایسا عمدہ سونا
آج تک نہین دیکھا تھا یہ کہان سے لائے ابی ہاشم اوسکو بقیمت گران بیچ کے
خوش حال ہوا۔

دوسرا شگوفہ شہادت مین

شیخ مفید علیہ الرحمہ اور بھی علمانے حال شہادت اسطرح رقم کیا ہے کہ محمد بن عبداللہ
والی مدینہ بیشتر آپ کے درپے ایذا رہا کرتا تھا یہان تک کہ ایک مرتبہ متوکل کو
خط مین ایسے مضامین شکایت آمیز لکھ بھیجے کہ اوس شقی کے باعث ملال خاطر
اور حضرت کے موجب ضرر اور اذیت کے ہون جب وہ جناب اس امر سے
مطلع ہوئے تو آپ نے بھی ایک خط متوکل کو لکھا کہ والی مدینہ مجھے نہایت ایذا
دیتا ہے اور جو کچھ اوسنے تجھے لکھا ہے محض کذب و افترا ہے اوسے فقط
میری ایذا رسانی مقصود ہے متوکل لعین نے مصلحتاً اوسکے جواب مین ایک
خط دوستانہ بکمال تعظیم و تکریم حضرت کو لکھا کہ آپ کے خط سے عبداللہ

بن محمد کی ناموافقت اور ناہنجار رسانی معلوم ہوئی اوسکو معزول کرکے اوسکی
جگہہ پر محمد بن الفضل کو منصوب کرتا ہون اور اوسے آپ کے اعزاز اور اکرام
کرنے مین بہت تاکید کی ہے بعد اسکے اوس شقی نے ابراہیم بن العباس کو
بلا کے حکم کیا کہ ایک خط میری طرف سے حضرت کو لکھہ اور اوسمین درج کر
کہ خلیفہ آپ کی ملاقات فایض البرکات کا بہت مشتاق ہے اگر آپ پر
دشوار نہو تو ادہر توجہ فرمائین اور اپنے اہلبیت اور خویشان اور خدمہ سے
جسے مناسب ہو باطمینان تمام اپنے ساتھہ لائین اور جب جی چاہے وہانسے
روانہ ہون اور یحیی بن ہرثمہ کو آپ کی خدمت مین بھیجتا ہون اگر آپ کی مرضی
مبارک ہو تو راہ مین اسے بھی اپنے ساتھہ رکھین کہ یہہ آپ کی اطاعت اور
خدمت کرتا آئے گا اور ہرثمہ کو تاکید کی کہ تو اپنی طرف سے حضرت کو کہنا کہ
خلیفہ جسقدر آپ کے ساتھہ شفقت اور محبت رکھتا ہے ویسے اپنے کسی اہلبیت
اور خویشان اور مخصوصان سے نہین رکھتا ہے جب یہہ نامہ حضرت کو پہونچا
تو فوراً آپ نے اسباب سفر درست فرما کے ہرثمہ کے ساتھہ سرمن رای روانہ
ہوئے جب وہان داخل ہوئے تو وہ لعین مطمین ہوا اور جس کاروان سرا
مین غربا اور مساکین اوترتے تھے وہین اوس جناب کو جگہہ دی چند روز کے بعد
دوسرا مکان آپ کے واسطے معین کیا اور ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے جو صقر بن
دلف سے روایت لکھی ہے اوسمین لکھا ہے کہ اوس لعین نے آپ کو

زراقی حاجب کے گھر مین قید کیا اور قطب راوندی علیہ الرحمۃ کی روایت سے
ثابت ہوتا ہے کہ حضرت کو سعید حاجب کے گھر مین محبوس کیا منقول ہے
کہ بیس برس تک وہ جناب وہان قید رہے ہر چند متوکل لعین نے اپنے
حیات مین آپ کی ہلاکت کے بہت حیلے کئے لیکن حضرت کو ضرر نہ پہونچا
یہان تک کہ وہ شقی آپ کی نفرین سے اسفل السافلین جہنم مین گیا بعد اوسکے
واثق اوسکا بیٹا تین برس تین مہینے تخت سلطنت پر بیٹھا جب وہ بھی مرگیا
تو اوسکے بعد متوکل کا بھتیجا خلیفہ ہوا جب وہ بھی مرگیا تو معتبر بن متوکل
خلیفہ ہوا اوس ملعون نے حضرت کو زہر سے شہید کیا اور ابن بابویہ علیہ الرحمۃ نے
لکھا ہے کہ معتمد عباسی نے آپ کو شہید کیا سال شہادت باتفاق علما دوسو
چودہ ہجری ہین اور روز اور ماہ شہادت مین اختلاف ہے علی بن ابراہیم قمی
نے روز دوشنبہ تیسری ذیحجہ لکھا ہے اور بروایت ابن حشاب چھبیسوین
جمادی الثانی اور ایک روایت سے چھبیسوین [26] اور ایک روایت سے ستائیسوین
ثابت ہوتی ہے اکتالیس [41] برس کئی مہینے زندگانی کی تقریبا سات برس کے
سن مین امام ہوئے تخمیناً چونتیس برس امامت فرمائی وقت شہادت
سواے جناب امام حسن عسکری علیہ السلام کے کوئی نہ تھا آپ ہی نے اپنے
پدر بزرگوار کو غسل وکفن دیا اور نماز جنازہ پڑھ کے اوس جناب کی
عبادت گاہ مین دفن کیا۔

تیرھوان شعبہ جناب امام حسن عسکری علیہ السلام کے احوال مین

اور اوسمین دو شگوفے ہین

پہلا شگوفہ فضائل اور ولادت مین

وہ جناب گیارھوین امام ہین اسم شریف حضرت کا حسن اور کنیت ابو محمد اور القاب ذکی اور ہادی اور عسکری ہین والد بزرگوار آپکے جناب امام علی نقی علیہ السلام ہین اور آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم شریف ام ولد تھا اور بعض نے سوسن اور بعض نے سلیل اور ملا اردبیلی علیہ الرحمہ نے غزالہ نوبیہ لکھا ہے سال ولادت دوسو بتیس ۲۳۲ ہجری ہے اور بعضون نے اکتیس بھی لکھا ہے اور ماہ اور روز ولادت مین اختلاف ہے اشہر آٹھوین ربیع الثانی جمعہ کا روز ہے اور بعضون نے دسوین اور بعضون نے چوتھی اور ملا اردبیلی علیہ الرحمہ نے تیئیسوین ربیع الاول سال دوسو بتیس لکھا ہے اور شیخ مفید علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ سال دوسو تیس ہجری ربیع الاول کے مہینے مین آپ پیدا ہوئے اور مکان ولادت بھی بعض نے سرمن رار اور بعض نے مدینہ منورہ لکھا ہے

بحار مین منقول ہے کہ ایک روز حضرت خط لکھتے تھے کہ نماز کا وقت آگیا اوس نوشتے کو ناتمام چھوڑ کے مشغول نماز ہوئے راوی کہتا ہے کہ مین وہان حاضر تھا دیکھا کہ کاغذ زمین پہ رکھا ہے اور قلم خود لکھ رہا ہے اور کسی لکھنے وا